بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 4 اکتوبر 2003ء بمطابق 7 شعبان 1424 ہجری بروز ہفتہ بوقت صبح دس بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم ! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ o اٰخِذِیۡنَ مَآ اٰتٰھُمۡ رَبُّھُمۡ ط اِنَّھُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُحۡسِنِیۡنَ o کَانُوۡا قَلِیۡلاً مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَھۡجَعُوۡنَ o وَبِالۡاَسۡحَارِ ھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ o وَفِیۡ اَمۡوَالِھِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ o صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ط

ترجمہ:۔ البتہ ڈرنے والے باغوں میں ہے اور چشموں میں لیتے ہیں جو دیا ان کو ان کے رب نے وہ تھے اس سے پہلے نیکی والے وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے اور صبح کے وقتوں میں استغفار کرتے اور ان کے مال میں حصہ تھا مانگنے والوں کا اور ہارے ہوئے کا۔

جناب اسپیکر:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔اب جناب شفیق احمد خان اپنا سوال نمبر پکاریں۔

جناب شفیق احمد خان:۔ سرسوال نمبر 155

☆ ۱۵۵ جناب شفیق احمد خان

کیا وزیر کھیل ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبائی لائبریری کے لئے سالانہ کل کسقدر فنڈ مختص کیا جاتا ہے نیز معیاری کتب نہ خریدنے کی وجوہات بھی بتلائی جائیں؟

وزیر کھیل وثقافت

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر:۔ میرے خیال میں متعلقہ منسٹر حافظ حسین احمد شرودی صاحب ہے کوئی اور وزیر اگر جواب دینا چاہیئے۔

جناب محمد یونس چنگیزی:۔ (وزیر ماحولیات وکھیل) اس کا جواب اتنا لمبا ہے اگر اسکولائبریری میں دیکھا جائے تو بہتر ہے جناب اسپیکر صوبائی لائبریری کا سالانہ بجٹ جو ہے 31لاکھ 53ہزار 6سو روپے ہے جس میں 10لاکھ کتابوں، رسالوں اور اخبارات کے لئے ہیں۔ اور خریدی گئی کتابوں کی فہرست طویل ہے اس لیے لائبریری میں دیکھا جائے تو بہتر ہے۔

جناب شفیق احمد خان:۔ سرانہوں نے مجھے 2لاکھ 50ہزار کا جواب دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ٹوٹل بجٹ 2لاکھ 50ہزار ہے۔

جناب اسپیکر:۔جی چنگیزی صاحب۔

جناب محمد یونس چنگیزی:۔ (وزیر ماحولیات وکھیل) ٹوٹل 31لاکھ 53ہزار 6سو ہے باقی ہے پچھلے سال کا ہے۔

جناب اسپیکر:۔سردار محمد اعظم موسیٰ خیل

☆175 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) خشک سالی (قحط) پروگرام کے تحت لورالائی کو اب تک کسقدر امداد دی جا چکی ہے۔ نیز اس امداد کی ضلع لورالائی کے علاقہ وار تقسیم کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) کیا خشک سالی پروگرام کے تحت مستقبل میں لورالائی کے لئے امداد کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر مال

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر:۔ شکریہ سردار صاحب اب محترمہ پروین مگسی اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆200 محترمہ پروین مگسی

کیاوزیرخوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبہ کے مقامی زمینداروں سے غلہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبائی سطح پر زمینداروں سے غلہ خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز اگر جواب اثبات میں ہے تو فی ٹن سپورٹ ریٹ کسقدر فکس کیا گیا ہے تفصیل دی جائے۔

وزیرخوراک

(الف) صوبائی حکومت نے 50,000 میٹرک ٹن گندم زمینداروں سے خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔اوراس وقت بشمول سیف آباد 8 خریداری کے مراکز قائم کیئے ہیں۔اس وقت پاسکومحکمہ خوراک حکومت بلوچستان کی جانب سے خریداری کر رہی ہے۔ چونکہ ان کے پاس تجربہ کارعملہ موجود ہے اور اخراجات بھی مناسب ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت وفاقی حکومت کی مقررکردہ امدادی قیمت -/7,500 روپے فی ٹن -/300روپے فی چالیس کلوگرام) کے حساب سے بذریعہ پاسکومقامی زمینداروں سے گندم خریدی رہی ہے۔

جناب اسپیکر:۔جی مولانا فیض اللہ صاحب

مولانا فیض اللہ:۔(وزیرزراعت،امداد باہمی) جواب پڑھاہواتصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔ کوئی سپلیمنٹری ہے۔

محترمہ پروین مگسی:۔ جناب اسپیکراس میں کہنا چاہتی ہوں ایک تو میں نے جوسوال بھیجا تھا کافی دیر کے بعدوزیرخوراک نے جواب دیا ہےاور کچھ ناممکن بھی ہے میں وزیرخوراک سے گزارش کرونگا کہ ہمارے زمینداروں کےغلہ بروقت خریدیں تاکہ بلوچستان کونقصان نہ ہوتا کہ دوسرے صوبوں کو ہمارے زمیندار کم قیمت پرفروخت نہ کریں جیسے کہ آج ہم دوسرے صوبوں سے غلہ خریدرہے ہیں۔

شیخ جعفرخان مندوخیل:۔ جناب اگراجازت ہومیں وزیرصاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیبنٹ کے

فیصلے کے باوجود گندم ٹائم پہ کیوں نہیں خریدا جس کی وجہ سے گندم کی اکثریت سندھ کے لوگوں نے خریدا جسکی وجہ سے آج پورا صوبہ بحران کی لپیٹ میں ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا فیض اللہ:۔(وزیر خوراک، امداد باہمی) میں جناب کے خدمت میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیبینیٹ نے یقیناً فیصلہ کر چکا ہے لیکن جب یہاں پہ گندم نہیں ہوتی ہے۔ تو پھر ہم گندم کہاں سے لائیں گے 1998 کے پورے ریکارڈ میں نے نکال دیا ہے اب بھی ریکارڈ میرے ساتھ پڑا ہے جب یہاں پہ 5 لاکھ روپے نہیں ہوتے تو ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم عوام کو صحیح معیار کے گندم مہیا کریں ہم نے قانون کی مطابق خریداری کی ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی شیخ جعفر خان مندوخیل۔ جناب صاحب وزیر صاحب کہتے ہیں محکمہ خوراک کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے لئے گندم خرید کر پھر لوگوں کو آگے سپلائی کریں تو پھر Cabint نے یہ فیصلہ کیوں کیا تھا کہ محکمہ خوراک گندم خریدیں کیا کیبینیٹ کا فیصلہ غلط تھا یہ محکمہ خوراک کا قصور ہے۔

مولانا فیض اللہ:۔ کیبنٹ کے فیصلے اپنی حد تک بالکل درست ہے جب یہاں گندم نہ ہو تو ہم کہاں سے گندم لائیں۔

جناب اسپیکر:۔ Ok اب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆336 جناب عبدالرحیم زیارتوال

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ کی گندم کی کل سالانہ ضرورت کس قدر ہے نیز ضرورت اور پیداوار کی تفصیل منوں میں دی جائے۔

(ب) صوبہ میں گندم ذخیرہ کرنے کی کل گنجائش کتنی ہے نیز صوبائی حکومت فی من گندم کتنے میں خریدتی ہے اور عوام کو فی من کتنے میں فراہم کرتی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت گندم کی سبسڈی کی مد میں سالانہ کل کتنی رقم خرچ کرتی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک

(الف) 1998 کی مردم شماری کے مطابق بلوچستان کی آبادی 66,81,000 جبکہ افغان مہاجرین کی آبادی 3,17,500 نفوس پر مشتمل ہے۔جس کے لئے یکساں اسکیل 124 کلوگرام گندم فی کس سالانہ کے حساب سے گندم کی سالانہ ضرورت 8,84,000 میٹرک ٹن یا (2,40,62,480) من سالانہ ہےجبکہ گندم کی سالانہ پیداوار 02-2001 کے اعداد شمار کے مطابق 6,40,559 ٹن یا (1,71,61,856) من ہے

(ب) صوبہ میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش 1,63,000 میٹرک ٹن یا (44, 36,860) من ہے (ماسوائے سائلوز گودام کوئٹہ کے) جبکہ کوئٹہ سائلوز میں 60,000 میٹرک ٹن یا (16,33,200) من گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔

وفاقی حکومت نے سال 2003ء کے دوران امدادی قیمت 750 روپے فی 100 کلوگرام (2.29) من یا 300 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے ۔صوبائی حکومت محکمہ خوراک بلوچستان نے 14 جون 2003 کو پاسکو سے 2,00,000 میٹرک ٹن گندم بحساب 889 روپے فی 100 کلوگرام بوری کا معاہدہ کیا ہے۔جس میں 100 روپے فی بوری بار برداری کے اخراجات از پنجاب تا بلوچستان مختلف مراکز بھی ہونگے ۔اس طرح صوبائی حکومت کو 989 روپے فی 100 کلوگرام بوری ادا کرنے ہونگے جبکہ عوام کو 850 روپے فی 100 کلوگرم بوری مہیا کی جائے گی ۔اس طرح حکومت فی بوری 139 روپے سبسڈی کی مد میں برداشت کرے گی۔

(ج) گندم کی سبسڈی کے لئے مختص شدہ رقم اور استعمال شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	بجٹ میں مختص شدہ رقم	سبسڈی کی مد میں استعمال شدہ رقم
2001-02	590 ملین	385 ملین (صافی)
2002-03	574 ملین	330 ملین (اندازاً)
2003-04	1000 ملین	250 ملین (متوقع)

مولانا فیض اللہ:۔ (وزیر خوراک) میں نے ڈائریکٹر خوراک کو ہدایت کی ہے کہ صوبے کا دورہ کر کے ریٹ کے حوالے سے رپورٹ پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔ جناب میں یہ کوئٹہ کے حوالے سے بتا رہا ہوں کہ ایک ہزار پچاس روپے فی بوری کوئٹہ کا ہے۔ باقی۔

مولانا فیض اللہ:۔(وزیرخوراک) اس کا کنٹرول تو ہو جائے گا۔ میں نے ڈائریکٹر کو ہدایت کی ہے وہ کچھ دنوں کے بعد رپورٹ پیش کرے گا۔ کل کے بعد انشاء اللہ نوسو پچاس روپے فی بوری ہوگا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔ نوسو پچاس روپے ابھی جو یہ لوگ زیادہ لے رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری:۔ رحیم صاحب میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ نرخ نامہ محکمہ خوراک کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس کے لئے ہر ضلع میں اپنا ایک پرائیس کمیٹی ہے جو نرخ نامے مقرر کرتی ہے۔ یہ جرکر دکانداروں کے ریٹ کو چیک کرتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب آٹھ سو پچاس روپے محکمہ خوراک سپلائی کرتا ہے تو باقی کوئٹہ شہر میں کتنا خرچہ آجاتا ہے کہ ایک ہزار پچاس بوری بیچتے ہیں۔ سوکلو کی اس کے لئے کیا طریقہ نکالا جائے۔

حافظ حمد اللہ وزیر صحت:۔ میں آپ کی خدمت تھوڑا سا عرض کروں کہ متعلقہ منسٹر نے کہا ہے میں نے اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے وہ معلومات فراہم کرے گی اور جو پرائیس کے حوالے سے مشکل ہے انشاء اللہ حل ہو جائے گا۔

جناب شفیق احمد خان:۔ جناب ایک ضمنی ہے کہ انہوں نے آبادی بتائی ہے کہ بلوچستان کی آبادی چھیاسٹھ لاکھ پچاسی ہزار اور افغان ریفوجیسز کی بتائی ہے تین لاکھ سترہ ہزار جبکہ بالکل غلط ہے جبکہ ہماری آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ سے تجاویز کر چکی ہے اور گیارہ لاکھ افغان ریفوجیز جناب کوئٹہ میں موجود ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ یہ صحیح فکر آپ کو کہاں سے ملے جو ایک تیار ہے کیا تحریر میں ہے۔

جناب شفیق احمد خان:۔ جناب یہ تحریر میں تو نہیں ہے کیونکہ مردم شماری کا بائیکاٹ تھا مردم شماری کروائی نہیں گئی ہے اس کے بعد اس پر عمل درآمد کریا نہیں ہے تو یہ ہماری فکر ہے۔

جناب اسپیکر:۔ آبادی کی جو مردم شماری ہوئی ہے اس کا بائیکاٹ تو ریکارڈ پر نہیں ہے۔

جناب شفیق احمد خان:۔ آخر ریکارڈ ہوگا لوگوں نے درست کرنا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔ جناب انہوں نے گندم کے بارے میں کہا ہے مختص شدہ رقم اور استعمال

شدہ رقم درج ذیل ہے 2001.2002 میں پانچ سونوے ملین ۔اور خرچ کئے ہیں تین سو پچاسی ملین 2002.2003 کے لئے پانچ سو چوہتر ملین ہے اور کہتے ہیں ہمارا اندازہ خرچہ 330 ملین ہے تو یہ محکمے کو مولانا صاحب کو خصوصی طور پر کہتا ہوں کہ اگر وہ خرچہ کم کریں گے اس پر لے آئیں گے اگر یہ محکمہ کر لیتا ہے تو بہت ہی اچھا ہے اور داد کے مستحق ہے۔

جناب اسپیکر:۔ عبدالرحیم زیارتوال۔اگلا سوال پکاریں۔

☆۳۳۷ جناب عبدالرحیم زیارتوال

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بین الاقوامی منڈی میں گندم فی من کی قیمت کسقدر ہے نیز صوبائی حکومت نے سال 01-2000 تا 03-2002 کے دوران گندم کہاں سے خریدی سال وار تفصیل دی جائے

(ب) کیا صوبہ کو گندم کی پیداوار میں خود کفیل بنایا جاسکتا ہے نیز گزشتہ تین سالوں میں بالترتیب گندم کی پیداوار میں اضافے کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر خوراک

محکمہ بین الاقوامی منڈی میں گندم کی فی من قیمت بتانے سے قاصر ہے۔ کیونکہ مرکزی حکومت نے گندم کی درآمد پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔صوبائی حکومت نے 2000 تا 2003 مندرجہ ذیل گوشوارہ کے تحت گندم کی خریداری کی۔

سال 2000 1۔ سابقہ بقایا 97,366 ٹن یا (26,08,629) من

2۔از پنجاب 5,00,000 ٹن یا (1,33,96,000) من

3۔از پاسکو 60,000 ٹن یا (16,07,520) من

4۔مقامی از بلوچستان 44,000 ٹن یا (11,78,848) من

میزان: 7,01,741 ٹن یا (1,88,01,044) من

سال 2001 مقامی بلوچستان 1,62,000 ٹن یا (43,40,304) من

سال 2002 تا مئی مقامی بلوچستان 8,691 ٹن یا (2,32,849) من

کل میزان: 8,72,432 ٹن یا87,24,320بوری فی 100 کلوگرام

صوبہ بلوچستان کوگندم کی پیداوار میں یقینی طور پہ خودکفیل بنایا جاسکتا ہے۔اگرکچھی کینال اوردوسرے بڑے ڈیمزمکمل ہوں تو نہ صرف بلوچستان کی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں بلکہ پاکستان کی ضروریات بھی پوری ہونگی۔ نیزگزشتہ تین سالوں میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کی شرح درج ذیل ہے۔

سال	2000-01	13.8فیصد
سال	2001-02	3.18فیصد
سال	2002-03	4.36فیصد

مولانا فیض اللہ:۔(وزیرخوراک) جواب پڑھاہواتصورکیاجائے۔

جناب اسپیکر:۔جواب پڑھاہواتصورکیاجائےکوئی ضمنی سوال ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔جناب اس کے بارے میں میں نے پوچھا تھا کہ بین الاقوامی منڈی میں گندم کی قیمت یہ نہیں بتا سکے ہیں کہ کیا قیمت ہے کیسے مل رہی ہے ہمیں اس کا پتہ نہیں ہے جبکہ ہم گندم خریدتے ہیں پورے ملک میں باہرسے گندم لاتے ہیں تواس کی قیمت ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کس قیمت پرخریدتے ہیں۔اورآگے کس قیمت پردیتے ہیں۔اوراس پرسبسڈی کیا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا فیض اللہ :۔(وزیرخوراک) یہ جواب بہی یہاں لکھاہواہے کہ مرکزی حکومت نے گندم کی درآمد پر پابندی عائدکررکھی ہے یہ جواب جوسوال آپ نے کیا ہے۔اس کا جواب یہاں پردیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر:۔یہ چونکہ مرکزی حکومت خریداری کرتی ہےصوبائی نہیں کرتی ہے۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا فیض اللہ:۔(وزیرخوراک)جناب اسپیکرتمام ممبران صاحبان میں آپ کے سامنے محکمہ خوراک کے بارے میں کچھ وضاحت کرنا چاہتاہوں کہ محکمہ خوراک پہلےایک بدنام محکمے سے مشہورتھا۔

جناب اسپیکر:۔مولاناصاحب آپ کے ساتھ تین منٹ ہیں اس میں وضاحت کریں -

شیخ جعفر خان مندوخیل :۔مولانا صاحب یہاں آپ نے جواب میں دیا ہے اور جو گندم کی آپ نے خریداری بتائی ہے مقامی طور پر بلوچستان میں جو خریداری ہوئی ہے چورتالیس ہزار ٹن ہوئی ہے اور 2001 میں جو خریداری ہوئی ہے ایک لاکھ باسٹھ ہزار ٹن خریداری ہوئی اور اتنا کم اس سال خریداری کیوں ہوئی پچھلے سالوں کی نسبت سے۔ ڈیڑھ لاکھ ٹن کم خریدی گئی ہے یہ جو مہنگائی ہے یا کم خریدی گئی ہے اور شارٹیج ہے کیا اس وجہ سے تو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر :۔آپ کے پاس تین منٹ ہیں وضاحت کریں۔

مولانا فیض اللہ :۔(وزیر خوراک) محکمہ خوراک کے بارے میں میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ خوراک پہلے ایک بدنام محکمے کے طور پر مشہور تھا لیکن ہمارے آنے کے بعد اس بدنام محکمے کو ایک ایک ایسے مثالی محکمہ بنا دیا ہے۔کہ بلوچستان کے عوام صدیوں تک یاد رکھیں گے کیونکہ ہم نے بروقت ایسے اقدام کئے ہیں اور ایسی انقلابی پالیسی بنائی ہے جو ان اقدا مات کی وجہ سے اور اس پالیسی کی وجہ سے آج محکمہ خوراک سے لے کر ادنی سے ادنی لے کر اعلی سے اعلی تک کوئی بھی کرپشن کا تصور نہیں کرسکتے ہیں ۔ میں آپ کو بطور مثال پیش کرسکتا ہوں کہ ہم نے اس سال محکمہ خوراک کو کتنا فائدہ پہنچا دیا ہے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور اسمبلی کے فلور پر بتا سکتا ہوں وہ یہ کہ سب سے پہلے ہم نے محکمے کے بجائے پاسکو سے خریداری کی ہے چونکہ پاسکو ایک مرکزی ادارہ ہے ایک واحد ادارہ ہے جو پاکستان کے عوام کو معیار کے مطابق گندوم فراہم کررہی ہے اور اسی طرح آج آپ دیکھ لیں مل والے دیکھ رہے ہیں پوری دنیا دیکھ رہی ہے محکمے والے خود کہتے ہیں کہ بلوچستان کی تاریخ میں ایسی گندم آئی ہے کہ پہلے کبھی نہیں آئی ہے دوسری طرف ہم نے کرائے کے مد میں محکمہ خوراک کو دوکروڑ چالیس لاکھ فائدہ پہنچا دیا ہے تو ایک تاریخ بات ہے میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ پہلے تربت کے لئے ایک بوری کا کرایہ ایک سونوے روپے تھا لیکن آج ہمارے دور میں ایک سو چالیس روپے ہے یہ ایک تاریخی بات ہے۔لیکن اس کے حساب سے کرائے کی مد میں بارہ فی صد کمی کردی ہے حالانکہ قانون اور رول میں محکمے کو اختیار دیا گیا ہے کہ سالانہ پندرہ فی صد اضافہ کرسکتے ہیں لیکن ہم نے اضافے کی بجائے کمی کردی ہے اس کے بنیاد پر دو کروڑ چالیس لا

کھ روپے محکمے کوفائدہ پہنچادیاہے-اسی طرح سابقہ تین سالوں کی مدمیں سبسیڈی کی مدمیں ہم نے چھتیس فی صدکمی کردی ہے بیس لاکھ بوری کے حساب سے ہم نے اپنے محکمے کودس کروڑ کا فائدہ پہنچادیا ہے جوتاریخی بات ہے اورریکارڈپرہے اسی طرح اچھی گندم لائی جارہی ہے کرائے کی مدمیں فائدہ پہنچادیاہے میں نے سبسیڈی کی مدمیں فائدہ پہنچادیاہے-اسی طرح بنکوں سے قرضے کی مد میں پہلے ادوار میں بارہ فی صدتک انہوں نے قرضے لے لئے ہیں لیکن ہمارے دور میں دواشاریہ پانچ تک ہم نے قرضہ لےلیاہے- یعنی کی قرضے کی مدمیں ہم نے انیس کروڑروپے محکمے کوفائدہ پہنچا دیاہے آپ کومعلوم ہے اور ہم نے ٹوٹل حساب کردیاہے اس وقت اٹھتیس کروڑروپے محکمے کوفائدہ پہنچادیاہے جوایک تاریخ کی بات ہے جوایک انقلابی بات ہے-لیکن مجھے افسوس ہوتاہے کہ ہمارے دوست اس پراعتراض کررہے ہیں اس پالیسی پرتنقید کر رہے ہیں لیکن میں فخریہ طورپرکہتا ہوں کہ جومیں نے اقدام کے ہیں میں اپنے فیصلے پرمطمئین ہوں-کل بھی مطمئین ہوں اور میں اپنے فیصلے پرآج بہی قائم ہوں کل بھی قائم ہوں- پوری دنیاکے سامنے ہے پورے ایوان کے سامنے ہے-آپ چلے جائیں گندم دیکھ لیں گودام دیکھ لیں۔سب کے سامنے ہے۔شکریہ

جناب اسپیکر:۔okمولاناصاحب ٹائم پوراہواآپ کا۔جی۔

مولوی فیض اللہ:۔(وزیرمحکمہ زراعت وخوراک)جی

جناب اسپیکر:۔جی

شیخ جعفرخان مندوخیل:۔میری سپلیمنٹری کاابھی بھی جواب نہیں آیامیں نے مولاناصاحب سے پوچھاتھا کہ پچھلے سال محکمہ خوراک نے ایک لاکھ باسٹھ ہزارمقامی گندم پروکیور procure کی تھی۔اِس سال آٹھ چھ سواکانوے پروکیور procure کیئے۔اِس فگر figure سے نیچے اگرآپ مائینس کرلیں تو ایک لاکھ ترونجاہزارٹن جوہے وہ کم خریدی گئی ہےاورآج جواخباروں میں آرہاہے یازیارتوال صاحب کر رہے ہیں کہ گوداموں میں گندم کم ہیں۔کیوں کم خریدی گئی ہیں؟ ٹھیک ہے کوالٹی کے متعلق میں اُن کی بات کی بالکل سپورٹ support کرتاہوں کہ کوالٹی اگراُنہوں نے بڑھائی ہے تو بہت اچھی بت ہے اورریٹ rate کم کیئے ہیں اورکرپشن کم کی ہیں یہ بہت اچھی بات ہے لیکن اُس کے ساتھ عوام کے

ضرورت کے لئے وافر مقدار میں گندم خریدنا ضروری تھا یہ کیوں کم خریدا گیا؟

جناب اسپیکر:۔ جی مولانا صاحب۔

مولوی فیض اللہ:۔ (وزیر محکمہ زراعت وخوراک) جہاں تک سولہ لاکھ بوری کا سوال ہے میرے خیال میں اُس سے پوچھیں جنہوں نے خریداری کی ہے۔ یہ تو ہمارے ساتھ کوئی تعلق تو نہیں رکھتے ہیں۔ اور جہاں تک گندم کے متعلق ہے یہاں پہ گنجائش سولہ لاکھ بوری کا ہے ہم نے بیس لاکھ بوری خریداری کی ہے۔ اگر ہم زیادہ خریداری کرسکیں تو پھر وہی نقصان ہوگا جو پہلے والوں نے کی ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی زیارتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔ پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ صفحہ نمبر چھ پہ "نیز گزشتہ تین سالوں میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کی شرح درج ذیل ہیں۔ سال ۲۰۰۱ء تیرہ اعشاریہ آٹھ فیصد، سال ۲۔۲۰۰۱ء تین اعشاریہ اٹھارہ فیصد، سارہ ۳۔۲۰۰۲ء چار اعشاریہ چھتیس فیصد۔ یہ تو کم ہوا ہے بڑھا تو نہیں ہے۔ یعنی ۲۰۰۱ء میں جو بڑھا ہے تیرہ اعشاریہ آٹھ اور پھر اسکے بعد گھٹ گیا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ ok جی مولانا صاحب؟

مولوی فیض اللہ:۔ (وزیر محکمہ زراعت وخوراک) اسکا پیداوار تو یقیناً کم ہوئی ہے لیکن وہ زیارتوال صاحب بھی ہمارے صوبے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے صوبے میں کتنی قحط سالی ہے یہ تو ہوسکتا ہے کبھی تیرہ فیصد ہو کبھی تین فیصد ہو کبھی چار فیصد ہو یہ تو پانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ ok جی۔ جناب کچکول علی صاحب اپنا question no. دریافت کریں۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ:۔ سوال نمبر 214۔

☆214 جناب کچکول علی ایڈووکیٹ

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال 1980 سے اب تک صوبہ میں کل کتنے ایکسائز انسپکٹروں کو کن شرائط کی بنیاد پر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسروں کے عہدوں پر ترقیاں دی گئی ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ترقیوں میں سینئر آفیسران کے مقابلے میں جونیئر آفیسران کو ترجیح دی گئی

ہے۔

اگر جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

(ج) اس وقت صوبہ کے کن ضلعی دفاتر میں انسپکٹروں کو ایکٹینگ ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر تعینات کیا گیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

<u>وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن</u>

(الف) 1980 سے اب تک (20) انسپکٹروں کو سروس رولز کے تحت سینارٹی کی بنیاد پر ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے۔ اور پانچ ڈائریکٹ بھرتی کیئے گئے ہیں۔ جبکہ دو سپرنٹنڈنٹ کو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے۔ رولز کے مطابق ترقی و ڈائریکٹ تعیناتی کا کوٹہ حسب ذیل ہے۔

1۔	انسپکٹرز :۔	65%
2۔	ڈائریکٹ:۔	20%
3۔	سپرٹینڈنٹ:۔	15%

(ب) جی نہیں ان تمام آفیسران کو قواعد وضوابط کے مطابق سنیارٹی کے لحاظ سے ترقی دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت صوبے میں کل (7) اضلاع میں ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز بطور ایکٹینگ ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	نام ایکٹینگ آفیسر
1	ژوب	مسٹر صاحب خان
2	سبی	مسٹر حاجی غوث بخش

<u>جناب اسپیکر:۔</u>ok۔ جی کوئی ضمنی۔

<u>جناب کچکول علی ایڈووکیٹ</u> :۔ کوئی ضمنی نہیں۔

<u>جناب اسپیکر:۔</u> سردار اعظم موسیٰ خیل۔

☆228 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع موسیٰ خیل میں پاپولیشن ویلفیئر آفس عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اور آفس کے جونیئر کلرک اور چوکیدار ضلع لورالائی میں کام کررہے ہیں؟۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ آفس بند ہونے کی کیا وجوہات ہیں کیا حکومت اس آفس کو فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟۔

وزیر بہبود آبادی

(الف) موسیٰ خیل میں تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس کھولا گیا تھا۔ جو کہ بعد ازاں تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر کی تبدیلی کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر موسیٰ خیل کا لوکل ہے۔ مگر اُس نے محکمہ کو درخواست دی کہ اس کی موسیٰ خیل میں دشمنی ہے اور وہاں اسے جان کا خطرہ ہے۔ چنانچہ اس کا تبادلہ کرنا پڑا اور آفیسر کی غیر موجودگی کے باعث جونیئر کلرک اور نائب قاصد کو ضلعی دفتر بہبود آبادی لورالائی کے ساتھ منسلک کرنا پڑا۔

(ب) اب جبکہ موسیٰ خیل ڈسٹرکٹ دوبارہ بحال ہو چکا ہے اور وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت بھی ضلعی دفتر کھولنے کی منظوری دے چکی ہے ضلعی دفتر کے عملہ کی منظوری بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ نے دے دی ہے۔ محکمہ خزانہ سے بجٹ ریلیز ہونے اور انتظامی منظوری (Administration Approval) کے موصول ہوتے ہی موسیٰ خیل میں محکمہ بہبود آبادی کا ضلعی دفتر کھول دیا جائے گا۔ اور موسیٰ خیل کا جو عملہ کسی دوسرے دفتر سے منسلک ہے۔ اُسے ضلعی دفتر موسیٰ خیل میں ایڈجسٹ (Adjust) کر دیا جائیگا۔

جناب اسپیکر:۔ جی سردار صاحب! کوئی ضمنی؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اِس محکمہ کا منسٹر کون ہے؟ اِس محکمہ کا تعلق کِس سے ہے؟

جناب اسپیکر:۔ آپ سپلیمنٹری کریں۔ سردار صاحب اَب یہاں سے جواب آئے گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ یہ پہلی سپلیمنٹری ہے جناب جو میں نے گزارش کی ہے کہ اِسکا منسٹر کون

ہے؟ یہ میری پہلی سپلیمنٹری بنتی ہے۔

جناب اسپیکر:۔ سوال کے متعلق نہیں ہے یہ۔ یہ تو الگ سوال ہے کہ اِسکا منسٹر کون ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب میرا تین چار question ہیں سپلیمنٹری کے حوالے سے۔ یہاں پہ لکھا گیا کہ مذکورہ پاپولیشن آفیسر کو تبدیل کیا گیا وہ اُسکے بدلے میں کِسی کا ٹرانسفر ضلع موسیٰ خیال میں کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ پہلی میری سپلیمنٹری ہے حالانکہ محکمے کے پاس آفیسر نہ تھے صرف یہ ایک واحد آفیسر تھا جو موسیٰ خیل میں رکھا گیا؟

جناب اسپیکر:۔ok۔ جی شرودی صاحب۔

کرنل (ریٹائرڈ) یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات ،جنگلی حیات اور ماحولیات) یہ موسیٰ خیل میں جو پاپولیشن ویلفیئر آفیسر تھا اُس نے خود application دی ہے کہ میرا جو ہے یہاں پر دشمنی ہے اس وجہ سے مجھے، چونکہ وہ تھا بھی وہیں کا اسمیں موسیٰ خیل کا تھا اُس نے جب application دیا تو اُسکو بدل کر کوہلو بھیجا گیا۔ اِسی طرح اُسکے دو بندے وہاں پر بیکار بیٹھے ہوئے تھے اُسوقت جب وہ آفیسر نہیں تھا تو اُسکی جگہ آفیسر اُنہوں نے بھرتی نہیں کیا۔ اُسکے بعد ابھی جو ہے وہاں پر کوئی ایوب کا کرٹ اُنہوں نے بھیج دیا ہے اور دوبارہ وہ موسیٰ خیل کا جو دفتر ہے وہ بحال کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر:۔ بھیج دیا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ سوال کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ میرا سوال کیا ہے جواب کیا مِل رہا ہے؟ میری گزارش یہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ آفیسر کو آپ نے تبدیل کیا کسی بھی حوالے سے یہ ٹھیک آپ نے تبدیل کیا۔ اُسی آفیسر کی جگہ پہ آپ نے موسیٰ خیل میں دوسرا آفیسر کیوں نہیں رکھا نمبر ایک۔ دوسری سپلیمنٹری یہ ہے کہ آیا یہ زیادتی نہیں ہے کہ جونیئر کلرک اور نائب قاصد کو آپ شفٹ کر کے لورالائی ضلع میں کیوں رکھا؟ یہ ہمارے ساتھ کیا ناانصافی کے زمرے میں نہیں آتا ہے یہ بات؟

جناب اسپیکر:۔ ok۔ جی چنگیزی صاحب۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) اُس لیول level کا کوئی آفیسر نہیں تھا اس وجہ سے شاید نہیں کیا ہے دوسرا یہ ہے کہ وہاں پر اگر ایک کلرک اور ایک چوکیدار بیٹھا ہوا تھا کیونکہ کام نہیں کر سکتا تھا اِس وجہ سے اُن کو ایسے ہی فالتو بیٹھے ہوئے تھے تو کِسی دفتر میں اُن کو لگا دیا تھا تا کہ وہاں پر کم از کم کوئی کام کریں۔

جناب اسپیکر:۔ نہیں چنگیزی صاحب۔ اب ایک چپڑاسی کو اگر آپ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں ٹرانسفر کریں گے تو یہ میرے خیال میں مناسب لگے گا۔ اگر کام ہو یا نہ ہو دفتر تو وہی ہے ناں۔ اَب ایک peon ہے اُسکا تنخواہ کتنی ہوگی کہ وہ دوسرے ضلع میں جائے۔ (ڈیسک بجائے گئے)۔ اَب۔۔۔۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) جناب اسپیکر اَب دو بندوں کے لئے اگر فرض کرو وہاں پر کوئی اُن کے سر پر نہ ہوں naturally اُن سے کوئی اور مطلب مسئلے مسائل بن سکتے تھے۔ اِس وجہ سے اُن کو تبدیل کر دیا گیا تھا کہ جب تک کوئی اور آفیسر آجائے تو جب اُسکی جگہ کوئی اور آفیسر کو اُنہوں نے وہاں پر پوسٹ کر دیا تو اُن دونوں بندوں کو پھر واپس وہیں پوسٹ کیا جو کہ وہیں کے لوکل تھے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب قانونی تقاضہ۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ ابھی آفیسر آپ نے وہاں پر post کیا ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) وہی بندے جو ہیں جو لورالائی میں تھے اُنہیں وہیں واپس کر دیئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ اچھا۔ لیکن آئندہ peon کے لیول کا ٹرانسفر نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک چپڑاسی کو دوسرے ضلع میں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر:۔ ok۔ جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب! میرا آخری سپلیمنٹری یہ ہے جناب منسٹر صاحب سے اِس نے لکھا ہے کہ جب موسیٰ خیل میں دفتر کھولا جائے گا تو وہاں پر اِن کو adjust کیا جائے گا۔

ضلعی دفتر کھولے ہوئے تقریباً دو ہفتے ہوتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! وہاں پہ ضلعی آفیسر بھی بیٹھا ہوا ہے لیکن محکمے کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں پہ کوئی ہے یا نہیں ہے؟ لاعلمی کا یہ حشر ہے کہ جناب اسپیکر یہاں پہ لکھا گیا ہے کہ انتظامی منظوری کے بعد ضلعی دفتر کھولا جائے گا۔ ضلعی دفتر تو کھُل گیا ہے منظوری ہوگئی ہے محکمے کو اِسکا علم نہیں ہے کہ وہاں پہ کوئی ہے یا کوئی کام ہورہا ہے۔ نمبر ایک۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) وہاں پر محمد ایوب کاکڑ ایک پاپولیشن ویلفیئر آفیسر ہے جس کو۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ منظوری کے بعد دفتر کھولا جائے گا۔ آپ کا جواب ہے تحریری۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر) یہ کب کا جواب ہے کب کا سوال آپ نے کیا ہے؟ آپ سوال کو تو دیکھ لیں کہ کس وقت کا سوال ہے؟۔

جناب اسپیکر:۔ ابھی ہوگیا اب جو کہہ رہے ہیں وہ ہوگیا۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) اب جو ہے محمد ایوب کاکڑ کا وہاں پر پوسٹ ہوا ہے آٹھ بندے بھی ساتھ، سات بندے بھی اُسکے ساتھ پوسٹ ہوئے ہیں کہ جنہوں نے take over کرلیا ہے۔ اگر آپ کو پتہ ہو۔

جناب اسپیکر:۔ ok۔ ٹھیک ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب خالی آسامیاں جو ہیں اِس آفس کے حوالے سے جو خالی آسامیاں ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ سردار صاحب آپ نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ آپ نے دس دس سپلیمنٹری کرنے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ نہیں تین سپلیمنٹریاں ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ اب تو ہوگئے ہیں آپ کے۔ کتنے ہوگئے ہیں؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ یہ تو جزو ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر:۔ اب اگلا سوال نمبر دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جب ہم ہاؤس کو۔۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ آپ گلا سوال نمبر دریافت کریں۔ جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ سوال نمبر 229

☆229 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنجان آبادی کا حامل درگ شہر پاپولیشن سینٹر سے محروم ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہاں پاپولیشن سینٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں۔

وزیر بہبود آبادی

(الف) یہ درست ہے کہ درگ میں کوئی فیملی ویلفیئر سینٹر نہیں ہے۔

(ب) موجودہ سال کے بجٹ میں چند فیملی ویلفیئر سینٹر (فلاحی مراکز) کھولنے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔جس کے لئے محکمہ خزانہ نے آسامیوں کی منظوری دے دی ہے ۔محکمہ خزانہ سے بجٹ اور انتظامی منظوری (Administration Approval) کی موصولی کے بعد درگ میں فیملی ویلفیئر سینٹر (فلاحی مراکز) قائم کر دیا جائے گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ سپلیمنٹری یہ ہے جناب کہ یہاں پہ لکھا گیا ہے کہ انتظامی منظوری ہو چکی ہے دُرگ میں فیمیل ویلفیئر سینٹر کا قیام کب تک ممکن ہے کوئی تاریخ منسٹر صاحب ہمیں بتائیں فکس تاریخ کب ہوگا دُرگ میں؟

جناب اسپیکر:۔ok۔جی۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی:۔(وزیر محکمہ جنگلات ،جنگلی حیات اور ماحولیات) جب ایڈمنسٹریٹو اپروول آئے گا تو ہوگا جب ایڈمنسٹریٹو اپروول۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔اپروول approval ہو چکی ہے جناب اسپیکر صاحب یہ میں آپ کو بتا دوں ۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد یونس چنگیزی (وزیر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات) اپروول کیلئے یہ ہے کہ جب یہ ہوگا پانچ بندوں کا وہاں پر اسٹاف ہے جب ہوگا تو اُسکے لئے یہ اخبار میں دیدیں گے وہاں پر بندے جو ہیں وہ جب بھرتی کرنے کے لئے اُسکے بعد جب بھرتی ہو گئے تو آپ کا دفتر کھُل جائے گا وہاں پر۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ انتظامی منظوری ہو چکی ہے۔

کرنل ریٹائرڈ محمد یونس چنگیزی:۔ (وزیر) اِس میں لکھا ہوا ہے کہ انتظامی کی موصولی کے بعد ڈرگ میں یہ کھولا جائے گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ نہیں یہاں پہ لکھا ہے کہ انتظامی منظوری ہو چکی ہے۔

جناب شفیق احمد خان:۔ اسمیں میرا اسپلیمنٹری ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر:۔ جی۔ شفیق احمد خان صاحب

جناب شفیق احمد خان:۔ یہ فیملی سوشل ویلفیئر آفیسر یا پاپولیشن پلاننگ کے جو آفیسران ہیں کوئٹہ شہر کلی ناصران کچھ میں سینٹر موجود ہے۔ نئی کلی میں سینٹر موجود ہے۔ لیبر کالونی میں سینٹر موجود ہے۔ لیکن وہاں کوئی عملہ کوئی اسٹاف موجود نہیں ہے۔ بلڈنگ پہ لوگ قابض ہو کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ یہ تو آپ نیا فریش کوئیسچن fresh question لے آئیں۔

جناب شفیق احمد خان:۔ لایا ہوں سر۔ یہ اُسی کا ایک ضمنی ہے۔

جناب اسپیکر:۔ no no یہ تو ڈرگ کے حوالے سے ہے۔

جناب شفیق احمد خان:۔ ڈرگ کا نہیں بلکہ یہ پاپولیشن ویلفیئر کے حوالے سے سر یہ کہتے ہیں کہ اِدھر کے لوگ۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ نہیں نہیں فریش کوئیسچن لے آئیں آپ۔

جناب شفیق احمد خان:۔ یہ کہتے ہیں کہ اِدھر کے لوگوں کو اُٹھا کے وہاں ڈرگ بھیج رہے ہیں اور یہاں چراغ تلے اَندھیرے والی بات ہے سر۔

جناب اسپیکر:۔ ok جی۔ سردار اعظم صاحب نیا سوال نمبر دریافت کریں جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔سوال نمبر 230۔

☆ ۲۳۰ سردار محمد اعظم موسیٰ خیل

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لورالائی میں اکاؤنٹنٹ گریڈ 16، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر گریڈ۔ 16 ٹیکنیکل اسسٹنٹ گریڈ۔14 سینیئر کلرک گریڈ۔5 ڈرائیور گریڈ۔4 اور نائب قاصد کی متعدد آسامیاں ختم کردی گئی ہیں۔ جب کہ دیگر اضلاع میں آسامیاں موجود ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان آسامیوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو اسکی وجوہات بتلائی جائیں۔

وزیر بہبود آبادی

(الف) حکومت کی پالیسی کے مطابق Devolution پلان کے نفاذ کے ساتھ اگست 2001 میں تمام ڈویژنل دفاتر بند کردیئے گئے۔ چنانچہ وفاقی حکومت کی ہدایت اور صوبائی حکومت کی مشق (Exercise) کے نتیجہ میں ضلعی دفاتر کی تنظیم نو (Re-organization) کی گئی۔اور بہبود آبادی کے ضلعی دفاتر جو پہلے صوبہ کے صرف 17 اضلاع میں موجود تھے ان کی تعداد 17 سے بڑھا کر 22 کردی گئی اور اُس وقت کے تمام 22 انتظامی اضلاع میں ضلعی دفاتر قائم کر دے گئے تاکہ کوئی ضلع محروم نہ رہے۔

(ب) لورالائی کے ضلعی دفتر بہبود آبادی کی (Sanction Strength) گوشوارہ (الف) اور باقی اضلاع کی

(Sanction Strength) گوشوارہ (ب) درج ذیل ہے۔

گوشوارہ 〈الف〉

SANCTIONEDT POPULATION

WELFARE OFFICE LORALAI

S.n.o	Title Posts	BPS	No.of post
1	Senior District Poplatio Welfare Officer	19	1
2	Dy.District Poulatio welfare Offcer	17	2
3	Stenographer	15	1
4	Stenographer	12	1
5	Projectypist	12	1
6	Assistant	11	1
7	Senior Clerk/ Storekeeper	7	1
8	Juniver Clerk	5	2
9	Driver	4	2
10	Naib Qasid	1	2
11	Chowkidar	1	1
		Total	15

جناب اسپیکر:۔کوئی سپلیمنٹری؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ supplementary جناب اسپیکر صاحب۔

☆۴۹ سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔

کیاوزیرمواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگری تا بازار موسیٰ خیل فرم ٹو مارکیٹ روڈ پر غیر ضروری انتہائی تنگ موڑے تعمیر کئے گئے ہیں۔ جس میں ۶۰ کلومیٹر سے زائد رفتار سے گاڑی چلانا نہ صرف خطرناک بلکہ ناممکن ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر تعمیر شدہ پُل ناکارہ اور تنگ ہونے کیوجہ سے بارش کا پانی سڑک کے اوپر سے گزرتا ہے جس سے سڑک کے ناکارہ ہونے کا احتمال ہے۔

ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا حکومت مذکورہ پُلوں کو کشادہ کرنے اور مستقبل میں سڑکوں کی تعمیر اور سروے میں مقامی لوگوں کی راہنمائی سے استفادہ حاصل کرنے پر غور کریگی۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے۔ تو وجہ بتلائی جائے۔

<u>وزیر مواصلات وتعمیرات۔</u>

الف) فارم ٹو مارکیٹ فیز iii کنگری تا موسیٰ خیل روڈ جو کہ سنگل لائن (3.56) میٹر =12 فٹ چوڑائی اور ہر جانب 1/2۔1 میٹر پر مشتمل ہے۔ کیلئے مندرجہ ذیل جیومیٹرک سپسیفیکیشن پہ تعمیر کی گئی ہے۔

۱۔ میدانی علاقہ کیلئے رفتار ۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ

۲۔ پہاڑی علاقے کیلئے ۴۰ کلومیٹر رفتار فی گھنٹہ۔

رہنمائی کیلئے جگہ جگہ اشارتی بورڈ نصب ہے۔

(ب) مذکورہ پل معمول کے بہاؤ کیلئے تعمیر کئے گئے ہیں۔ چونکہ علاقہ میں مقامی آبادی نے چیک ڈیمز بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس دفعہ غیر متوقع بارشوں کیوجہ سے پانی کا بہاؤ زیادہ رہا۔ جس کی وجہ سے سیلابی ریلہ سڑک کے اوپر سے گزر گیا۔ تاہم اس سے سڑک یا پلوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔</u> (وزیر مواصلات وتعمیرات) جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔</u> جناب اسپیکر صاحب میری یہ گزارش ہے کہ مجھے سپلیمنٹری کی تشریح کرنے کے لئے موقع فراہم کیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔مختصر سپلیمنٹری کریں آپ تقریر نہ کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔جناب تقریر نہیں ہے سپلیمنٹری ہے جناب اسپیکر صاحب (ب) جز میں تذکرہ ہے کہ علاقے میں مقامی آبادی میں چیک ڈیم بنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے پلوں اور سڑک کو نقصان ہوا ہے سپلیمنٹری میری یہ ہے کہ ان ڈیموں کی تعداد بتائے انریبل منسٹر صاحب جن ڈیموں کا ذکر اس نے کیا اس کا الوکیشن بتائے ان ڈیموں کی تعداد بتائے کہاں پے ڈیم بنے ہوئے ہیں جہاں تک میرا معلومات ہے کینگری سے لے کر موسیٰ خیل تک اس علاقے میں کوئی ڈیم نہیں ہے۔

جناب اسپیکر:۔اوکے جی خان صاحب۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔(وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر صاحب یہ ڈیم تو میرے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں آتے ہیں یہ اریگیشن کا کام ہے اگر ان کو کوئی سوال پوچھنا ہے تو مولانا واسع صاحب سے پوچھے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ایک منٹ جناب اسپیکر صاحب یہاں پے لکھا ہے کہ مذکورہ پل بہاروں کے لئے تعمیر کئے گئے چونکہ علاقہ میں مقامی آبادی میں چیک ڈیمز بنائے ہوئے اور اس دفعہ غیر متعلقہ بارشوں کی وجہ سے پانی کا بہاو زیادہ رہا ہے جس کی وجہ سے سیلابی ریلہ سڑک کے اوپر سے گزر گیا تاہم اس سے سڑک یا پلوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے یہ اس کا جواب لکھا ہوا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔(وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر صاحب اس کا جواب لکھا ہوا ہے لیکن ڈیموں کا جو پوچھ رہے ہیں میرا دوست میرے موصوف ساتھی یہ ڈیمز جو ہے میرے ڈیپارٹمنٹ سے اس کا تعلق نہیں تو اگر ان کو یہ برجز کا پوچھنا ہے تو بالکل بلوچستان میں اس بار بارشیں بہت ہوئی ہیں بلکہ پورے ملک میں بارشیں بہت ہوئی ہیں۔تو اس سے پانی بیشک گزر گیا ہے اس پل کے اوپر سے لیکن اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے اگر ان کو واقعی ایسا اچلاع موصول ہو ہے تو میرے موصوف مجھے بتا دیں اس کا ہم نوٹس لینگے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔یہاں پے اس نے لکھا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل:۔جناب اسپیکر میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں تعمیر کی گئی روڈ ایشین بینک کے سپیسپکیشن کے مطابق بنائی گئی ہے کیا سروے کے ٹائم پے کنسلٹنٹ جو رکھے گئے

ہیں انہوں یہ دیکھا ہے کہ ہائی سپلڈ لیول کیا ہے۔اور آئندہ کیا آسکتی ہے کہ سال کے اندروہ اوورفلو ہو گیا ٹھیک ہے سروے اور ڈیزائننگ وقت سے پہلے ہوا ہے میں یہ مانتا ہوں لیکن کیا کنسلٹنٹ سے یہ پوچھ گچھ نہیں کی گئی ہے کہ کیوں ایک سال میں جو روڈ کمپلیٹ نہیں ہوئی ہے وہ تو کم از کم سو سال کا ریکارڈ لے کر کے روڈ کو ڈیزائن کیا جاتا ہے پہلے سال میں اس کے اوپر پانی بہنے لگا ہے کنسلٹنٹ سے کسی نے پوچھا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر صاحب میرے محترم ساتھی کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے کہ ایشین ڈولپمنٹ بینک وہ اپنے کنسلٹنٹ خود بھیجتی ہے اور ان کے اسپیسپکیشن پے یہ روڈز بنتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ کوئی فوراً فارم آتی ہے روڈ بناتی ہے کیونکہ ان کے اسپیکشن کے مطابق ہے تو میں اپنے ساتھی کو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اگلے ٹائم اے ڈی بی کو لیٹر لکھے کوئی سخت سا تا کہ وہ آ کر یہاں پر سارے ہمارے جتنی اسمبلی ہے انر یبل اسمبلی کے سامنے آگے پیش ہوا اور اپنا جواب خود دیں کیونکہ یہ ان کا کام ہے میرا کام نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل:۔ جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے میں منسٹر صاحب کو نہیں سمجھا سکا بہتر طور پر یا وہ نہیں سمجھ سکے میں یہ کہتا ہوں کہ کنسلٹنٹ تو اے ڈی بی رکھتی ہے فنڈنگ ان کو کرتی ہے ان کی پرا ونشل جو سپر وائزن ہوتی ہے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ ہوتا ہے کنسلٹنٹ ان کے مشورے سے لکھے جاتے ہیں بہرحال جس نے بھی رکھا کنسلٹنٹ نے ڈیزائن کردیا ڈیزائن پہلے سال میں ہی ان کے اپنے جواب کے مطابق اورفلور کر گیا کیا کنسلٹنٹ سے کون پوچھے گا جعفر خان مندوخیل پوچھے گا اسپیکر پوچھے گا یا متعلقہ محکمہ پوچھے گا ایشین بینک تو آپ کو فنڈ دیکر کے چلی گئی۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر یہ ان کی سپیسپکیشن میں بالکل سمجھ گیا بڑی اچھی طرح۔

جناب اسپیکر:۔ وہ لوگ کیا کنسلٹنٹ آپ کے محکمے کے مشورے سے رکھتے ہیں تو یہ پہلی دفعہ اے ڈی بی جو ہے۔ بلوچستان میں یا پاکستان میں روڈ نہیں بنا رہی ہے پہلے بھی بہت سارے روڈ بنا چکی ہے وہ ان سے ہمارے موصوف ساتھی جو ہے جعفر خان مندوخیل صاحب وہ ان سے سوال کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب بیشک ان کو اسمبلی میں بلائے ان سے سوال کرے کیونکہ یہ ان کے سپسکیشن پے ہوا ہے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔</u> جناب اسپیکر صاحب جہاں تک کنسلٹنٹ کا تعلق ہے یہ تو بلیک لسٹ ہو چکا ہے انکوائری کے نتیجے میں نمبر 1 اور دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب میری ضمنی یہ ہے یہاں پر لکھا ہوا یہ کہ ڈیم چیک ڈیم بنانے کی وجہ سے سڑک پے اور سڑک پے اور فلو ہوا ہے یہ کہتا ہے کہ ڈیم میرے محکمے کے نہیں ہے مجھے بھی معلوم ہے کہ آپ بی اینڈ آر کے منسٹر ہیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن ڈیم جو آپ نے لکھا ہے اس کے انکوائری میں آپ کیا فرمائیں گے۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔</u> (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر میں کوئی عربی تو نہیں بول رہا ہوں جو میرے ساتھی کو سمجھ نہیں آرہا ہے میں اردو میں کہہ رہا ہوں کہ ڈیم مجھ سے متعلقہ میرے ڈیپارٹمنٹ سے نہیں ہے۔ یہ میرے ڈیپارٹمنٹ سے کنسلٹنٹ ہی نہیں کر رہا ہے۔

<u>جناب اسپیکر:۔</u> یہ جو آپ کے جواب میں ہے چیک ڈیم بنائے ہوئے ہیں مقامی آبادی نے چیک ڈیم بنائے ہیں یہ کس حوالے سے جواب میں آیا ہے خان صاحب۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔</u> (وزیر مواصلات وتعمیرات) کہہ رہا ہے کہ اور فلور ہو گیا ہے اس بار کیونکہ میں نے آپ سے پہلے عرض کیا جناب اسپیکر صاحب کہ اس بار بارشیں زیادہ ہوئی ہیں۔ ہر سال سے اور سارے ملک میں ہوئے ہیں پہلی دفعہ یہ نہیں ہے کہ صرف بلوچستان میں بارشیں ہوئی ہیں۔تو وہ اسی سپسپیکیشن کے مطابق اگر اے ڈی بی نے شاید سپسپیکیشن دی ہے تو ہوسکتا ہے غلطی ہے۔وہ تو میں نے پہلے وہ کیا کہ چیک ڈیمز کا جو انہوں نے ذکر کیا وہ میں سمجھتا نہیں ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہی نہیں ہے۔۔۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔</u> جناب سوال گندم جواب چند آپ ذراء دیکھے آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے

۔۔۔شور۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔</u> جناب اسپیکر گزارش یہ ہے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا یہ ہے کہ اس علاقی میں سرے سے ڈیمز ہے نہیں یہ غلط بیانی ہے جس نے بھی لکھا ہے جس طریقے سے بھی لکھا ہے اپنے آپ کو وہ کرنے کے لئے اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر:۔</u> چیک ڈیم جنہوں نے لکھا ہے اس کو چیک کریں۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔</u> (وزیر) اگر اس میں کوئی مسئلہ ہے تو ہم بیٹھ کے انشاءاللہ مولانا واسع صاحب بھی

آئینگے تشریف لائینگے ہم سب بیٹھ کے۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ خان صاحب آپ بات سنے جو یہاں پے آپ کے ڈیپارٹمنٹ والوں نے چیک ڈیمز کا ذکر کیا ہے اس کو آپ چیک کریں کہ انہوں نے کیوں دیا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر) تو جی اس علاقے میں چیک ڈیم ہونگے ہوسکتا ہے وہ چیک ڈیم ٹوٹ گئے ہوں اور رفلو ہوگیا پانی کا یہ تو بڑی سادہ سا سوال ہے پتہ نہیں میرے ساتھی کیوں اعتراض کرتے ہیں۔

جناب سید احسان شاہ:۔ (وزیر خزانہ) جناب والا اگر آپ جواب دینگے تو جواب میں واضح طور پر لکا ہوا ہے کہ چیک ڈیموں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے روڈ کے اپر سے پانی گزر گیا ہے تو اس میں جہاں تک ٹوٹے ہیں تو اس کی وجہ سے سڑک کے اوپر سے پانی گزر گیا ہے ٹھیک ہے نہ۔ اب جناب والا اس میں کتنے ڈیم ٹوٹے ہیں۔ اور ڈیموں کی اس وقت صورت حال کیا ہے۔ وہ تو منسٹر مواصلات نہیں بتا سکتے وہ تو الگ شاخ ہے۔۔

جناب اسپیکر:۔ شاہ صاحب سوال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ڈیمز سرے سے ہیں نہیں۔

سید احسان شاہ:۔ (وزیر خزانہ) اگر ڈیم سرے سے نہیں ہے تو تحریک استحقاق لاسکتا ہے اگر ڈیپارٹمنٹ نے غلط بیانی سے کام لیا اس سے مطمئن نہیں ہے تو تحریک استحقاق لا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ اگر ڈیمز نہیں ہے تو پھر جیسے شاہ صاحب نے کہا وہ تحریک لا سکتے ہیں۔ فلور پے وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈیم ہے۔

میر جان محمد خان جمالی:۔ جناب اسپیکر پوائینٹ آف آڈر۔ یہ جو اتنی بحث چل پڑی ہے ایک ضمنی سوال کے بعد جہاں ایک ایشین بینک کے کنسلٹنٹ کا بھی مسئلہ آرہا ہے یہ اصولاً اسمبلی کی مواصلات کی کمیٹی ہوگی سٹینڈنگ اس کے سامنے جائیگا وہ تو ہے نہیں ہمارے پاس ہم ادھر بحث ایک ایک گھنٹہ کرتے ہیں۔ ادھر لوگ پیش ہونگے وضاحتیں ہوتی ہیں ان کو آپ کار آمد بنائیں۔

جناب اسپیکر:۔ آپ لوگ کمیٹی نہیں بنائیں گے تو ہم کیا کریں۔ جی

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ:۔ تحقیقات کون کرینگے ایسی کوئی ہو جو جا کے دیکھ لیں تحقیق کرلے کہ وہاں واقعی ڈیمز ہے وہ ٹوٹ گئے ہیں اور اس کی وجہ سے پانی زیادہ آگیا ہے یا یہ جو۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ یہ جب آپ تحریک استحقاق لائینگے تو اس وقت تحقیقات ہوگی آپ تشریف رکھیں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر) جناب یہاں پے جس چیز کو چیک ڈیم بول رہے ہیں۔ وہ مقامی لوگوں کے بندات ہے اس کا جواب مجھ کو مل چکا ہے یہ بندات ہے میں نے پہلے کہا چیک ڈیم میں اور ڈیلے ایکشن ڈیم میں بڑا فرق ہے حالانکہ میرا سبجیکٹ نہیں ہے لیکن زمینداری سے میرا تعلق یہ تو میں اس حوالے سے آپ کو بتا رہا ہوں تو چیک ڈیم اور ڈیلے ایکشن ڈیم میں بہت فرق ہوتا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ تحریک استحقاق ہمیں معلوم ہے Majority ان لوگوں کی ہے وہ تو مسترد ہو جائے گا تو ہم کس کے سپرد کریں استحقاق کو جناب اسپیکر صاحب آپ چھوڑ دیں کمیٹی کے سپرد کریں کوئی انکوائری ہو جائے۔

جناب اسپیکر:۔ یہ اس وقت ہو سکے گا جب تحریک آئے گی کمیٹی اب ہے نہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ تحریک ہم لائیں گے وہ تو کریں گے۔

جناب اسپیکر:۔ جی سردار محمد اعظم صاحب اگلا سوال نمبر دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب میرا سوال کا جو (جز) ہے اس کا جواب تحریر میں نہیں منسٹر صاحب زبانی اس بارے میں کیا فرمائیں گے یہی سوال ہے (ج) جز چل رہا ہے اردو ہے فارسی نہیں نہ عربی ہے اردو میں میں عرض کر رہا ہوں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب اسپیکر صاحب میں نے اپنے محترم ساتھی کو پہلے بھی یہ عرض کیا اگر ایسا Problem ہے جو اگر وہ چیک ڈیم کا پھر سے پوچھ رہے ہیں یا جو واٹر فلو کیوں گزر گیا پانی برج کے اوپر سے۔

جناب اسپیکر:۔ آپ سوال کا (ج) والا حصہ پڑھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ آپ میرا سوال کا (ج) جز پڑھیں منسٹر صاحب بڑا محکمہ ہے آپ کے اس سے باہر ہے گڑ بڑ اس میں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) سوال 49 ہے سائیں اس کا (ج) کا تو وہی جواب ہے وہ جو بار بار اٹھتے ہیں۔

جناب اسپیکر:۔NO.No آپ اس سوال کا جز (ج) پڑھ لیں اس کا۔ OK.Ok

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب میرے خیال میں تو اس کا جواب یہی بنتا ہے شاید اگر ساتھی کو اس کے باجود میں اور آپ لوگ بیٹھ کر اس کو تو حل کر سکتے ہیں ہمارے اریگیشن کے منسٹر صاحب کے ساتھ۔

جناب اسپیکر:۔آپ (ج) پڑھیں (ج) تو آپ پڑھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ میں پڑھوں جناب اسپیکر صاحب اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلوں کو کشادہ کرنے اور مستقبل میں سڑکوں کی تعمیر اور سروے میں مقامی لوگوں کی رہنمائی سے استفادہ حاصل کریں گے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائیں۔

جناب اسپیکر:۔اب سوال یہ ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) ہاں میں میرے محترم ساتھی کو میں گارنٹی دیتا ہوں انشاء اللہ ان کے جو انہیں نے اس معاملے پر سوال کیا ہے میں خود بھی جانے کے لئے تیار ہوں ان کے علاقے میں مولانا صاحب کو بھی لے جائیں گے اگر ان کا یہ مسئلہ ہے یہ تو میں گارنٹی نہیں دے سکتا ہوں کہ ان کے پل کشادہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہمارے صوبے کا اس وقت فنڈز کا کیا حال ہے ہم لوگ تو وہاں سے اپنا بجٹ پورا کر سکتے نہیں ہیں تو ہم لوگ کہاں سے یہ پلوں کو اور یہ روڈوں کو کشادہ کریں گے اور چار یا پانچ لائن دبئی کی طرح بنائیں گے لیکن ہم انشاء اللہ اپنے ساتھی کو مطمئن کرتے ہیں کہ جب ہم بیٹھ کر اس کے اوپر انشاء اللہ پوری صلاح کے ساتھ کام لیں گے اور اس مسئلے کو انشاء اللہ حل کریں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔جناب اسپیکر صاحب پہلے بھی یہ وعدہ اس فلور ہوا ہے لیکن Implement آج تک نہیں۔

جناب اسپیکر:۔لیکن آپ جائیں۔ابھی ان کے پاس جائیں وہ انشاء اللہ آپ کو مطمئن کریں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ میں تو مطمئن ہوں جانب اسپیکر صاحب اگر۔

جناب اسپیکر:۔آپ اگلا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆113 <u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>

کیاوزیر موصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ ایشائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے بلوچستان روڈ سیکٹر ڈویلپمنٹ کے منصوبہ PC.ii میں موسیٰ خیل ضلعی ہیڈ کواٹر تا اختتام ضلع براستہ درگ روڈ تعمیر حکومت کے زیر غور ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پر عمل درآمد کب تک متوقع ہے مکمل تفصیل دی جائے۔؟

<u>وزیر موصلات وتعمیرات</u>

مذکورہ روڈ PC.II میں شامل نہیں۔

<u>جناب اسپیکر:۔</u>جی سردار صاحب کوئی ضمنی۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔</u>جناب اسپیکر صاحب اس میں میری تین ضمنی سوال ہے درگ روڈ میں شامل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں نمبر 1 نمبر 2 کسی روڈ کو پی سی ون فیز 2 میں شامل کرنے لئے کیا کسوٹی رکھی جاتی ہے تو رسر تا سینگر روڈ فیز 2 سے اخراج کی کیا وجوہات ہے جب کہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات مورخہ 26.11.2002 کو تو رسر روڈ تا سینگر فیز 2 میں شامل کیا تھا اور اس کی باقاعدہ منظوری بھی ہوئی تھی لیکن ابھی اس روڈ کو فیز 2 سے نکالنے کی وجوہات ہے۔تین ضمنی ہے۔

<u>جناب اسپیکر:۔</u>جی خان صاحب۔

<u>شہزادہ فیصل داوٗد:۔</u>(وزیر مواصلات وتعمیرات) جناب میرے موصوف بھائی جس روڈ کی بات کررہے ہیں اس کا میں تھوڑا عرض کردوں کیونکہ وہ اے ڈی پی کے Satisfication کے مطابق ہے یہ پہلے بھی میں نے عرض کیا کہ ہم ری کنسلٹنٹ جو اے ڈی پی پر Provide کرتے ہیں ہمیں وہ باہر سے آتے ہیں تو ان کے Satisfication کے مطابق یہ چیز نہیں ہے روڈ کیونکہ ادھر اتنی آبادی بھی نہیں ہے تو اس وجہ سے جو ہے یہ فیز 2 میں شامل نہیں کیا گیا اے ڈی پی کی وجہ سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے نہیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔</u>جناب اسپیکر صاحب کہتے ہیں کہ آبادی نہیں ہے اب کس بات کو کہاں تک ہم پہنچائیں جناب اسپیکر صاحب موسیٰ خیل ایریا انتہائی Populated area ہے یہ بات سراسر صحیح نہیں ہے درست نہیں ہے کہ یہ کہتا ہے کہ وہاں پر آبادی نہیں ہے منسٹر صاحب کو ڈیپارٹمنٹ جو ہے بار بار

Mis guide کرتا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ جی خان صاحب یہ کہتا ہے کہ آبادی ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) میں اپنے ساتھی کو پہلے بھی میں عرض کر چکا ہوں کیونکہ یہ اے ڈی پی نے سارے بلوچستان میں ہم نے ڈسٹرکٹ وائز روڈ دیتے ہیں اور اے ڈی پی Satisfication کے مطابق ہوا ہے پہلے بھی ادھر ایک سوال ہوا تھا کہ پانچ سوکلو میٹر اپنے علاقے میں دیئے گئے ہیں اگر آپ Kindly اس کو چیک کر کے دیکھ لیں کیونکہ میں ایز منسٹر سی اینڈ ڈبلیو میں خود اپنے علاقے میں مقصد ریپریزنٹ کرتا ہوں اپنے حلقے کو آپ ادھر چیک کر کے دیکھ لیں کہ روڈ پہلے بھی انہوں نے کہا تھا ساتھیوں نے میرے کہ پانچ سوکلومیٹر دی گئی ہے جو کہ بالکل سراسر غلط ایک ایلیگیشن لگایا تھا لیکن اگر وہ مہربانی کر کے دیکھ لیں بے شک جہاں باغات ہیں فارم ٹو مارکیٹ روڈز ہیں جہاں مائنز ٹو مارکیٹ روڈز ہیں پہلے بھی میں نے عرض کیا ہے کہ اے ڈی بی اپنے Satisfication کے مطابق دیتی ہے جس ایرایا میں جتنا اسکا Nedd ہوتا ہے جتنا اس کی ضرورت ہوتی ہے اسی کے مطابق دی جاتی ہے اور میرے خیال میں بلوچستان میں پہلے ڈسٹرکٹ وائز اتنے روڈز جو ہمارے الحمداللہ مسلم لیگ (ق) کے اور جمعیت العلماء اسلام کے کولیشن گورنمنٹ میں اور نیشنل الائینس کے دئے گئے ہیں تو اس سے پہلے کسی گورنمنٹ میں اتنے روڈز ہر ڈسٹرکٹ کو نہیں دیئے گئے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب اگر ق ہو یا گ ہو ہمارا علاقہ تو نظر انداز ہے دوضمنی جناب اسپیکر صاحب رہ گئی تو رسر تا سینگر روڈ فیز 2 اس کا اخراج کیوں ہوا فیز 2 سے کیوں نکالا گیا کیا وجوہات ہیں اس کے تو رسر تا سینگر روڈ جو فیز 2 میں تھا باقاعدہ منصوبہ بندی وترقیات نے 26.11.2000 کو اس کی منظوری بھی دی اس کو کس وجوہات کی بناء پر نکالا گیا۔

جناب اسپیکر:۔ جب منظوری بھی ہوئی ہے تو فیز 2 سے کیوں نکالا گیا۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) ان کے جو ہیں Satisfication کے مطابق اے ڈی بی ایشن ڈویلپمنٹ بینک کے مطابق یہ ہوتے ہیں تو اس میں ہماری پی ایس ڈی پی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اس میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ جتنے روڈوں کے لئے ہم لوگ گئے ہیں منیلا وہاں جو لائے ہیں فسٹ فیز بارہ

سوکلومیٹر کا یہ ساری اے ڈی بی بنا رہی ہے اور انہی بنے جتنے Satisfication کے مطابق روڈ

(شور۔شور۔شور)

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ یہ تو قلات اور سوراب کا آیا ہے درگ کا نہیں آیا ہے محترم منسٹر صاحب۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) سائیں یہ جو آپ فیز۲ کی بات کر رہے ہیں یہ سینکشن نہیں ہوا اور یہ منظور اس لئے نہیں ہوا کہ اے ڈی بی نے اس کو منظور نہیں کیا سیمپل سوال ہے ابھی اگر آپ اس کے علاوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر صاحب میرا تو مقابلہ قلات کے ساتھ نہیں کہ قلات میں روڈ بن جائے اور موسیٰ خیل میں بھی میرا یہ دھندا نہیں ہے کہ میں قلات کے ساتھ۔۔ جناب اسپیکر صاحب ایک منٹ منسٹر صاحب نے اسمبلی کے فلور پر کہا تھا آپ ریکارڈ چیک کریں کہ تو نسہ روڈ فیز۲ میں شامل ہے یہ میں نے لکھا منسٹر خود فرما چکے ہیں فلور پر کہ فیز۲ میں شامل ابھی کہتے ہیں کہ فیز۲ سے اخراج ہوا ہے اسمبلی ریکارڈ آپ چیک کریں اسمبلی میں آپ نے بولا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ (وزیر مواصلات وتعمیرات) بار بار میں اپنے ساتھی کو یہی میں کہہ کر ان کو عرض کر رہا ہوں کہ ایسے بہت سے ہم لوگوں نے بھی روڈ ڈالے تھے اے ڈی بی کے لسٹوں میں لیکن انہوں نے جا کر ان کے کنسلٹنٹ سے جا کر سروے کیا تو ہمارے روڈ بھی اس علاقوں میں نہیں آئے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اگر ایک دفعہ آپ کے علاقے کا نام آیا تو آپ کے علاقے کا روڈ ضرور بنے گا میں معزرت چاہتا ہوں اپنے ساتھی سے کیونکہ اے ڈی بی کا کام ہے میرا نہیں ہے میرا ہوتا میں ضرور پوری کوشش کرتا کہ آپ کے لئے زیادہ سے زیادہ روڈ بنائیں۔

جناب اسپیکر:۔ سردار محمد اعظم صاحب اگلا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆231 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل

کیا وزیر موصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ موسیٰ خیل درگ روڈ پر خشک سالی پروگرام (Drought Program)

کے تحت پچاس لاکھ روپے کا کام محکمہ بی اینڈ آر کے ذریعے محکمانہ طور پر کیا گیا جبکہ پندرہ لاکھ روپے کا کام سرکاری بلڈوزروں سے کیا گیا جس کے ایندھن/ فیول کا خرچہ صرف نوے ہزار روپے بنا۔

(ب)اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو باقیماندہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) ایک پی سی ون خشک سالی پروگرام کے تحت برائے درگ روڈ پیش کیا گیا جسکی لاگت (11.20 ملین) تھی جسکے مقابل (10 ملین) روپے منظور کیئے گئے اس رقم میں سے (5 ملین) روپے برائے تعمیر کلورٹ، دیواروں اور ٹو والز کے لئے بقایا (5 ملین) روپے جو کہ ڈیپارٹمنٹ نے محکمانہ طور پر خرچ کرنے کے لئے منظور کیئے۔ بی اینڈ آر موسیٰ خیل ڈویژن نے (4.52 ملین) خرچ کئے جبکہ 0.741 ملین) روپے چیف انجنیئر صاحب اور سپرنٹنڈنگ انجنئر لورالائی نے کوئٹہ ورک شاپ کے لئے برائے مشینری ریپئر دے دیئے۔

(ب) بقایا (4.250 ملین) روپے کا خرچہ ذیل ہے۔

1۔ برائے کرایہ ہیوی ڈوزر (ڈی۔8) 1.430 ملین کیونکہ بی اینڈ آر موسیٰ خیل کے پاس گورنمنٹ مشینری نہیں تھی

2۔بارود	0.369 ملین
3۔بلاسٹنگ لیبر خرچ	0.247 ملین
4۔ریپئر برائے مشینری	0.752 ملین (ڈوزر اور گریڈر وغیرہ
5۔تیل برائے مشینری	1.441 ملین

تعداد ڈوزر:۔2 عدد، ٹریکٹر 1 عدد جیپ 1 عدد

6۔ کنٹیجنسی	0.015 ملین

ٹوٹل رقم 4.250 ملین

اس بات کی نشاندہی انتہائی موضوع ہوئی کہ کل خرچ کیا ہوا رقم 4.250 ملین روپے کے عوض میں۔

1۔	پہاڑ کی کٹائی 18891.50 کیوبک میٹر رقم	5.889 ملین

2۔ مٹی کی کٹائی وبھرائی 17493.00 کیوبک میٹر رقم 7.320 ملین

ٹوٹل رقم 13.209 ملین

اگر چہ جو رقم خرچ کی گئی ہے۔یعنی (4.250) ملین اگر یہ ہی کام ٹھکیدار کے ذریعے موجودہ ریٹ کے مطابق کرایا جاتا (13.209) ملین خرچ ہوتا محکمانہ طور پر کام کروانے کی وجہ سے (13.209 نفی 4.250=8.950 ملین گورنمنٹ کو بچت ہوئی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے۔یہ تو تضاد ہے سی اینڈ ڈبلیوی کو کون داد دے سکتا ہے۔

جناب اسپیکر:۔ نہیں آپ سپلیمنڑی کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب ضمنی میری یہ ہے کہ تیل کی مد میں نو ہزار روپے لگے ہوئے ہیں باقی پیسے خرد برد ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔آپ کہتے ہیں کہ تیل کی مد میں صرف نوے ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جی صرف نوے ہزار روپے۔

جناب اسپیکر:۔ اور خان صاحب کہتے ہیں ایک کروڑ چار سو اکتالیس اس کا تو بڑا فرق ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:۔ جناب بڑا فرق ہے یہ بڑا فاصلہ ہے۔جہاں سے شروع کریں کو نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر:۔ تیل کے کرچ کا جواب دیں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات۔ اس میں تو جناب ایک محکمے کے پاس ڈوزر موجود نہیں ہے بلوچستان ایک بہت بڑا ایریا ہے بلوچستان اس وقت پاکستان کا پچاس فی صد ہے تو اتنے محکمے کے پاس ہمارے پاس ڈوزر موجود نہیں تھے جس میں سے صرف چودہ لاکھ روپے دئے گئے ہیں ڈیپارٹ منٹ کو ڈوزر کے لئے۔میں ان کو تفصیل بتا رہا ہوں اس کے بعد سوال کریں ایک پیسے کا اگر ان کو حساب چاہئے تو میں دینے کیلئے تیار ہوں اور میں بتا رہا ہوں اور میرے ساتھی ذرا حوصلے سے سنیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ لوگ سنیں اور خان صاحب آپ سوال ذرا صحیح سمجھیں کہ صرف جو تیل پر پیسے

خرچ ہوئے ہیں یہاں پر آپ لوگوں نے لکھا ہے ایک کروڑ چار سواا کتالیس روپے اوران کا دعوی ہے کہ صرف نوے ہزار خرچ ہوئے ہیں اس کی اس کی ذرا تفصیل بتائیں باقی آپ چھوڑیں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔وزیر مواصلات وتعمیرات ۔اسمیں جناب ریپیر بھی ہے فیول کا خرچہ ہے یہ صرف تیل کی مد میں نہیں ہے یہ ریپیر او پی اوایل دیگر سب ملا کر جو ہے یہ رقم بنی ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ تیل برائے مشینری استعمال۔ ری پیر اس میں نہیں ہے اس کیلئے اور سوال آرہا ہے اس پر بحث کریں گے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ جناب اس میں ایک کروڑ روپے خرچ نہیں ہوئے ہیں اس میں صرف چودہ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں میرے شاید ساتھی کو اس مسئلے میں غلط فہمی ہوئی ہے اور جو مجھے یہاں سے حساب آرہا ہے وہ صرف چودہ لاکھ روپے کا آرہا ہے۔ وہ ایک کروڑ کا نہیں ہے میرے ساتھی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ایک نکتے مقطے کا فرق آ گیا ہوگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے ہمارے جو فکر ہیں سو فی صد صحیح ہیں بڑا فرق ہے دوسرا میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ روڈ جوانہوں نے ڈوزر دکھائے ہیں چونکہ یہ ہمارے علاقے کا روڈ ہے ہمیں صبح شام وہاں آنا جانا پڑتا ہے سب کچھ سے ہم واقف ہیں جناب وہاں پر صرف ایک ڈوزر ہے یہاں پر لکھا گیا ہے کہ دوڈوزر ہیں یہ غلط بیانی سے کمپریسر جو ہے موقع پر ایک ہے لیکن انہوں نے یہاں دو لکھے ہیں کرایہ ہیوی ڈوزرا کا انہوں نے لکھا ہے ڈی آٹھ۔ جس کا کرایہ پندرہ سو روپے فی گھنٹہ ہے انہوں نے دو ہزار دوسو روپے کے حساب سے لکھا ہے۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب یہاں پر جو فکر آپ پیش کر رہے ہیں وہ صحیح ہوں اگر وہ ان کو ثابت نہ کرسکے تو پھر میں آپ کو پکڑوں گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب ہم حاضر ہیں اگر ہم نے کوئی غلط بیانی کی۔آپ ہمیں سزا دے سکتے ہیں۔ایک بات یہ ہے کہ کرایہ ہیوی ڈوزر ڈی آٹھ۔جس کا کرایہ پندرہ سو روپے فی گھنٹہ انہوں نے اس کا کرایہ بائیس سو روپے نکالا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔وزیر مواصلات وتعمیرات۔ اس میں جناب دو لکھے ہوئے ہیں اور استعمال بھی دو

ہوئے ہیں اس کے باوجود نوملین کا اس سے محکمہ کو خرچہ کم آیا ہے اگر یہ کنٹریکٹر کرتا تو یہ تیرہ ملین میں کام کرتا ۔تو میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ڈوزر رہی ہیں ایک گریڈر ہے دو کمپریسر ہیں ایک ٹریکٹر ہے اور اس میں ایک جیپ ہے اسکیے علاوہ کئی اور ہیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔</u> ڈوزر ایک ہے کمپریسر ایک ہے ڈی آٹھ جو ہے اسکا کرایہ پندرہ سو روپے ہے انہوں نے دو ہزار دو سو دکھایا ہے اس حساب سے انہوں نے پیسے نکالا ہے۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔</u> وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ایک ایک گھنٹے کا تو یہاں نہیں لکھا ہے اس کا حساب لگاتے ہی میں نے اپنے موصوف ساتھی سے پہلے عرض کیا ہے بھائی ہم نے تقریباً نوملین روپے بچائے ہیں تو جسطرح بچائے ہیں اگر یہ کنٹریکٹر کو دیا جاتا تو ی تیرہ ملین میں کرتا جو کام ہم نے پانچ ملین میں کیا ہے تو مقصد یہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کو کبھی داد ملتا ہی نہیں ہے لیکن میرے ساتھی کو چاہئے کہ کوئی شیطان ہی اچھا کام کرلے اسکو داد ملنی چاہئے اگر ہم نے اچھا کام کیا ہے تو میرے ساتھی مجھے داد دیں اس کے علاوہ میں نے عرض کیا ہے کہ ساتھی کو کوئی مسئلہ ہے تو مجھ سے ضرور ڈسکس کریں۔ہم کوشش کریں گے کہ ان کا مسئل حل ہو جائے اور ہمارے پاس اتنے فنڈ ز ہوتے ہنیں ہیں۔تو جتنے فنڈ آئیں گے اس کے مطابق کام ہوگا اس کے اوپر تو کوئی کام نہیں ہوگا دوسرے محکمے سے پیسے لیکر کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> او کے۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔</u> جناب اسپیکر صاحب میں جو کچھ اسمبلی کے فلور پر کہہ رہا ہوں وہ گوش گزار کر رہا ہوں اس کا میں ذمہ دار ہوں ہر حوالے سے ہمارے علاقے میں سی اینڈ ڈبلیو نے بڑے گھپلے مارے ہیں کام کچھ نہیں ہے پیسے وہ بہت زیادہ ظاہر کرتے ہیں جو کچھ میں نے کہا صحیح ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ٹھیکہ دار کرتا تو اتنا لاکھ ہوتا ہم نے پرافٹ دیا ہے۔جناب ااسپیکر یہ دار ارقم ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کھاتے میں جمع کیا ہے اور روڈ پر کچھ کام نہیں ہوا ہے۔اور میرا ضمنی سوال ہے کہ کے پی پی میں درگ روڈ کیلئے پندرہ لاکھ روپے منظور ہوئے تھے کے پی پی کے حوالے سے اسکا یہاں پر کوئی تذکرہ نہیں کہ وہ پندرہ لاکھ روپے کہاں خرچ کئے کس مد میں کہاں کام ہوا ہے کس حد تک ہوا ہے اس پندرہ لاکھ کا کوئی حساب نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> او کے۔جی خان صاحب۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات ۔</u> اس وقت تو اس سوال کا جواب میرے پاس یہاں موجود نہیں ہے لیکن میں اپنے ساتھی کو کہا ہے کئی ایسے مسائل ہوتے ہیں وہ میرے چیمبر میں آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> خان صاحب میں یہاں بار بار کہتا ہوں جس محکمے کے متعلق سولات ہوں وہ تیاری کر کے آیا کرے۔ چیمبر کی بات نہیں ہے سوال کے متعلق تیاری کر کے آیا کریں۔

<u>شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات ۔</u> وہ ایک ایک سوال کرتے ہیں اور گزشتہ تفصیل پوچھتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> نہیں ہر سوال کا جواب چیمبر میں تو نہیں دیا جاسکتا ہے۔ یہاں اسمبلی میں ہو۔ ایسا نہ کریں۔ محمد نسیم تریالئی اپنا اگلا سوال پوچھیں۔

☆سوال نمبر 220 جناب محمد نسیم تریالئی

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ عبداللہ کراس تا حرمزی روڈ پر کئیکازبوں کی حالت حالیہ بارشوں سے انتہائی خستہ ہو چکی ہیں جس سے مسافروں اور علاقہ کے عوام کے آمد ورفت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان کازبوں کی تعمیر/ان پر پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

<u>وزیر مواصلات وتعمیرات</u>

حالیہ بارشوں کی وجہ سے کئی کازبوں کو نقصان پہنچا ہے اور محکمہ ان کو آئندہ سال ۲۰۰۴-۲۰۰۳ میں مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فی الحال فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر پل تعمیر کرنا ممکن نہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

<u>محمد نسیم تریالئی۔</u> جناب اسپیکر یہ سوال جو میں نے کیا ہے یہ علاقے میں بہت اہمیت رکھتا ہے چونکہ ہمارے علاقے میں اکثر اوقات سیلابی ریلے آتے ہیں جس سے مختلف نقصانات ہوتے ہیں لیکن انہوں

نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس پر پل تعمیر نہیں ہوگا میں یہ کہتا ہوں کہ تین ماہ پہلے قلعہ عبداللہ میں ایک کروڑ کی سنگل روڈ کا اعلان ہو چکا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ غیر ضروری تھے حالانکہ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے اس سے تینوں راستے بند ہوتے ہیں میں یہ کہتا ہوں ایک کروڑ روپے صرف سنگل روڈ کیلئے اعلان ہو سکتے ہیں تو یہ کیوں نہیں ہو سکتا ہے۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات۔ ہمارے پاس بلوچستان میں جو فنڈز ہوں تو ہم جس کا وہ ذکر کر رہے ہیں وہ ہم بنانے کیلئے تیار ہیں۔ صرف ہمارے پاس فنڈ آئے وہ کام ہم کریں گے اور آنریبل چیف منسٹر سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ مرکز سے ہمیں زیادہ فنڈز دلائیں تاکہ مرکز سے ہمارے سب ساتھیوں کے کام ہوں۔

محمد نسیم ترپالئی۔ جناب انہوں نے کہا فنڈز نہیں ہیں میں نے کہا انہوں نے اعلان کیا ہے ایک کروڑ روپے سنگل روڈ کیلئے جو کہ غیر ضروری ہے یہ جو ضروری ہے وہ کریں۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے جتنے ہمیں فنڈ ملیں گے ضرور کریں گے۔

محمد نسیم ترپالئی۔ آپ نے کہا کہ اس کو کرنے کا ارادہ ہے ارادہ کب مکمل ہوگا۔

شہزادہ فیصل داؤد:۔ وزیر مواصلات وتعمیرات۔ جیسے بھی فنڈز میسر ہوئے کام کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالمجید خان اچکزئی اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

☆306 جناب عبدالمجید خان اچکزئی

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جون ۲۰۰۳ کے آخر ضلع قلعہ عبداللہ میں Shingle Roads سنگل روڈوں کی مرمت پر تقریباً ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہاڑی علاقوں میں Shingle Roads سنگل روڈوں کی ضرورت نہیں ہوتی؟

(ج) اگر جزو (الف، ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کام میں متعلقہ ایم۔ پی اے سے مشورہ

کیوں نہیں لیا گیا ہے۔ نیز کیا واقعتاً مذکورہ کیا م ہوا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ٹھیکداروں کو خصوصاً غزہ بند روڈ گلستان دولنگی روڈ اور طبینہ کراس روڈ کے کاموں کی پے منٹ ہو چکی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) ضلع قلعہ عبداللہ میں روڈوں کی مینٹیننس اور سنگل روڈوں کی مد میں سال ۲۰۰۲-۲۰۰۳ء کے دوران ۶۴۵۰۰۰۰ روپے موصول ہوئے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

۱۔	امپرومنٹ روڈ بوغرا روڈ پکٹ تا بوغرا ٹاپ ۸-۳ کلومیٹر	۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ
۲۔	امپرومنٹ روڈ چمن تا مردا کاریز سپیشلون ۱۳ کلومیٹر	۸۰۰۰۰۰ روپیہ
۳۔	امپرومنٹ روڈ تبینہ کراس تا جلگہ ۱۲ کلومیٹر	۶۰۰۰۰۰ روپیہ
۴۔	امپرومنٹ روڈ نیشنل ہائی وے تا کلی حاجی کرم خان چھوٹی کاریز ۸ کلومیٹر	۵۰۰۰۰۰ روپیہ
۵۔	امپرومنٹ روڈ کلی حاجی فیض اللہ ۵ کلومیٹر	۳۰۰۰۰۰ روپیہ
۶۔	امپرومنٹ روڈ گلستان روڈ دولنگی	۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ
۷۔	امپرومنٹ روڈ غزابند روڈ دولنگی ۲۵ کلومیٹر	۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ
۸۔	امپرومنٹ روڈ گلستان غزابند روڈ ۹۵۰ کلومیٹر	۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ
۹۔	مرمت لنک روڈ کلی حبیب زئی سید حمید پل	۲۵۰۰۰۰۰ روپیہ
	میزان	۶۴۵۰۰۰۰ روپیہ

(ب) حسب ضرورت پہاڑی علاقوں میں مٹی زیادہ ہوتی ہے۔ اور گاڑیوں کے پھنسنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ بجری بچھائی جاتی ہے۔

(ج) پی ایس ڈی پی اور ایم پی اے اسکیموں میں متعلقہ ایم پی اے سے باقاعدہ مشورہ کیا جاتا ہے جہاں تک سڑکوں کی مرمت کا تعلق ہے اس محکمہ ضرورت کے مطابق مرمت کرتا رہتا ہے۔

جن کاموں کی تفصیل اوپر دی گئی ہے یہ کام واقعتاً ہوئے ہیں۔ اور ٹھیکیداروں کو پے منٹ بھی کی گئی ہے اور قوانین کے مطابق ٹھیکیداروں کا زر ضمانت محکمہ کے پاس موجود ہے تاکہ اگر کام میں کوئی خرابی پیدا ہو

زرضمانت سے ٹھیک کی جائے گی۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو نے اخبار میں کہا تھا کہ نصیر آباد میں جعفر آباد میں سڑکوں کا جال بچھایا گیا ہے اسی طرح ہمارے ضلع میں بھی سنگل روڈوں کا جال بچھایا گیا ہے آپ انداز لگائیں پانچ جون کو ٹینڈر رہوا بیس جون کو روک آرڈر اشو ہوا۔اور تیس جون کو ستر لاکھ روپے نکالے گئے اس سے پہلے ایسے روڈ ہیں جن پر ہمارے منسٹر بسم اللہ خان دس سال جیل بھی کاٹ چکے ہیں۔

پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس سڑک کا ذکر کیا گیا ہے بلیک ٹاپ کیلئے منظور ہوا ہے اور اس سڑک پر محکمے نے دس لاکھ روپے کی کثیر رقم خرد برد کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی خان صاحب۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ کمیٹی اس پر تشکیل دے دی گئی ہے۔جو آپ دس لاکھ فرمار ہے ہیں۔اوپر سارو چیک ہوگا واقعی آپ فرمار ہے ہے جون میں کام ہوا اس کے علاوہ تقریباً 9 روڈوں کا بھی لسٹ ہم آپ کو دے دیں گے جب آپ سپلیمنڑی کی بات کرتے ہیں تو

عبدالمجید اچکزئی۔ Question میں بھی 9 روڈ ہیں ہمارے اور بھی سپلیمنڑی ہے 9 روڈوں کے متعلق جناب اسپیکر بڑا گھمبیر معاملہ ہے اس میں 70 لاکھ روپے خرد برد ہوئے ہیں اس کیلئے میری ایک سجیشن ہے کہ وزیر اعلیٰ انسپیکشن ٹیم چیف انجینئر اور میں خود اسکے لیے کمیٹی بنائی جائے میں سارے علاقے دیکھا دیتا ہوں یہ حلقہ انتخاب بھی میرا ہے یہاں پہ کسی چیز کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مطلب 70 لاکھ روپے میں کچھ بھی نہیں ہے اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ میں اپنے محترم ساتھی کو عرض کرتا ہوں کہ بیشک وہ انسپیکشن ٹیم کو بھیج دیں اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم لوگ یہاں مل بیٹھ کہ مسئلے حل کریں اگر وہ مجھے بھی دعوت دیتا ہے اپنے حلقے کا میں بھی جا کر وہ روڈ دیکھ لیتا ہوں اور بے شک ہمارے انریبل چیف منسٹر صاحب کے بھی ٹیم کو وہاں پر بھیج دیا جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور اسکے اوپر سخت ایکشن لیا جائے گا اگر ایسا ہوا جیسے کہ ہمارا ساتھی کہہ رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ چیف منسٹر کی جو انسپیکشن ٹیم ہے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں ساتھی سے کہ ڈیپارٹمنٹ پہ چھوڑ دیں۔

عبدالمجید اچکزئی۔ نہیں نہیں ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں کریں پہلے تو ڈیپارٹمنٹ پہ چھوڑ دیا تھا۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ جناب آپ میری بات تو پوری سنیں جب میں آؤنگا تو ظاہری بات ہے کہ چیف انجینئر صاحب بھی آئیں گے سیکرٹری صاحب بھی آئیں گے چیف منسٹر صاحب کے ٹیم بھی ہونگے آپ بھی ہونگے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں آؤنگا کہ شاہد ہمارا چیف انجینئر صاحب نہیں آئیں گے سیکرٹری صاحب نہیں آئیں گے ہم سب آئیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے اور آپ کی بات ضرور سنیں گے۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر اگر اسی رقم میں بلیک ٹاپ روڈ بن جاتا تو کم سے کم ہمارے ضلعے کو 10 کلومیٹر روڈ مل جاتا اسکا کوئی وجود تو ہوتا اسکے لیے Date چاہئے ہمیں آپ اپنی رولنگ دے دیں ہمیں بتائیں جناب محکمے کی بات نہیں ہے محکمے پہ ہم نہیں چھوڑیں گے اسکو۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ بات اس طرح ہے کہ جون سے اس ٹائم تک 10 کلومیٹر بننے کیلئے بڑا ٹائم لگتا ہے بلیک ٹاپ بننے کی۔

عبدالمجید اچکزئی۔ نہیں جناب میں نے اس فلور پر پہلے بھی کہا تھا کہ گر ہمیں روڈ دینا ہے تو ایک کلومیٹر وہ بھی بلیک ٹاپ دینا ہے یہ محکمے پر چھوڑنے کی بات نہیں ہے محکمے پر تو ہم نے پہلے چھوڑ دیا تھا اور اسکا حشر بھی دیکھ لیا ہے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ ماشاءاللہ اس دفعہ بارشیں بھی کافی ہوئی ہیں۔

عبدالمجید اچکزئی۔ نہیں بات بارشوں کی نہیں ہے گلستان میں مون سون نہیں ہے قلعہ عبداللہ میں مون سون کی بارشیں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اچکزئی صاحب آپ مجھ سے مخاطب ہو کہ بات کریں۔ آپس میں آپ لوگ بات نہ کریں۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر وہاں پر کوئی مون سون کی بارشیں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت)۔ جناب اسپیکر صاحب بات اس طرح ہے جیسا کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں جیسے مجید خان صاحب فرما رہے ہیں میں بھی ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ سے تعلق رکھتا ہوں میرے ان سے درخواست ہے جہاں بھی ان کو شکایت ہو گھپلے کی یا روڈ نہ بنانے کی تو منسٹر صاحب ہونگے وہ خود ہی ہونگے اس میں جوان Perpose پر پوزل ہو یہ بھی اس کمیٹی میں ہوا کھٹے جا کہ ان کا انکوائری کریں معلومات کریں اس کے نتیجے میں جو کچھ ہو سکے منسٹر سے گورنمنٹ سے وہ کریں میرا یہ رائے ہے۔

عبدالمجید اچکزئی۔ نہیں جناب اسپیکر جب وہ روڈ یہ لوگ دے رہے تھے ہمارے معلومات کے مطابق انہی موصوف منسٹر صاحب کو میں نے کہا تھا کہ یہ خرد برد کیلئے آپ نہ رکھیں ایک تو یہ ہے کہ پہلے اس نے ہم سے پوچھا بھی نہیں تھا کہ یہ آبادی کیلئے ہے یا نہیں ابھی اس نے ذکر کیا ہے کہ پہاڑی علاقے میں مٹی زیادہ ہونے کی وجہ سے Shinger road ہم نے ڈالا ہے یہ مذاق نہیں اور کیا ہے پہاڑی علاقے میں مٹی زیادہ ہونے کی وجہ سے۔

جناب اسپیکر۔ خان صاحب آپ کیا تجویز دیتے ہیں۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ جناب اسپیکر صاحب اس میں لکھا ہوا ہے واضع کہ ضروری نہیں ہے کہ سارے پہاڑی علاقے میں Shinger road ڈالا ہوا ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے۔ جناب اسپیکر وہ اتنا خطرناک علاقہ ہے کہ وہاں پر مٹی اڑنے سے ایکسیڈنٹ بھی ہو سکتا ہیں کیونکہ بہت پتلہ بھی ہے اور دوسرا ایوی ٹریفک بھی چلتی ہے وہاں بیٹھنے کا بھی گاڑیوں کا خطرہ ہے جناب اسپیکر۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر وہاں سے لوگوں کو گھر بنانے کیلئے اور جگہ کیلئے مٹی لانی پڑتی۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ بھائی سے یہ عرض میں نے نہیں کیا کہ یہ سارے پہاڑ کے اندر ہم لوگوں نے shinger road ڈالا ہے وہ بہت بڑا ایریا ہے جہاں پہ مٹی ہے جہاں پہ گاڑی بیٹھنے کا خطرہ ہے اور مٹی اڑنے کا خطرہ ہے وہاں پہ صرف ہم لوگوں نے بھیجا ہے

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر یہ اس وقت تک مسئلہ حل نہیں ہوگا جب تک آپ وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم اس میں بھی ہونگا اپوزیشن کے کوئی اور ساتھی اور ٹریجری بنچز سے بھی حافظ حمد اللہ کو ڈال دیں وہ بھی ہمارے

ضلع کا ہے خود پتہ چل جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ خان صاحب آپ ہونگے آپ کے سیکرٹری ہونگے اور متعلقہ ایم پی اے صاحب ہونگے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ بالکل ٹھیک ہے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے حافظ حمداللہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو۔

جناب اسپیکر۔ یہ چار بندے آپ جا کہ چیک کریں اور پھر یہ رپورٹ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ بھیج دیں۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب وزیراعلیٰ انسپکشن ٹیم کیلئے کیا مسئلہ ہے آپ نہیں ڈال رہا ہے اسکو۔

جناب اسپیکر۔ پہلے ایک منسٹر ہو ایک ایم پی اے ہو سیکرٹری ہو اور چیف انجینئر ہو پہلے یہ 4 جا کر رپورٹ دے دیں اسکے بعد پھر دیکھے گا۔ OK اب جناب عبدالمجید اچکزئی صاحب اگلا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆315 جناب عبدالمجید خان اچکزئی

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا تعمیراتی کام مرور سیدان بلیک ٹاپ روڈ ضلع پشین محکمانہ تصریح (Specification) کے مطابق جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی PC.1 میں لیڈر (Lead) شامل ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ ٹھکیدار مذکورہ کام سائیڈ ڈوزنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہدایت کے مطابق کر رہا ہے۔ نیز کیا ٹھکیدار کو لیڈ کا پےمنٹ ہو چکا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ پےمنٹ Payment خلاف ضابطہ نہیں ہے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) مرور سیدان بلیک ٹاپ روڈ کی تعمیر کا کام محکمانہ تصریح (Specification) کے مطابق

جاری ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی PC-1 میں لیڈ (Lead) شامل ہے۔ جس حصے میں Gravelly Soil موجود ہے وہاں پر بلڈوزر سے کام کیا گیا ہے اور کوئی Lead کی پے منٹ ٹھکیدار کو نہیں ہوئی ہے۔ لہذا کوئی کام خلاف ضابطہ نہیں ہوا ہے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر اس میں میرا ایک ہی سپلیمنٹری ہے وہ جو کہہ رہا ہے کہ اس کے مطابق پے منٹ نہیں ہوئی ہے ہماری معلومات کے مطابق اس میں پے منٹ بھی ہوئی ہے اگر وزیر موصوف پسند کرنا چاہتے ہیں تو اس بک کی فوٹو کاپی پیش کردیں

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات۔ measurement book بالکل پیش کردیا جائے گا انشاءاللہ

جناب اسپیکر۔ Ok-Ok اب جناب عبدالمجید اچکزئی صاحب اگلا سوال دریافت کریں۔

☆316 جناب عبدالمجید خان اچکزئی

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا چربادیزئی روڈ کی بلیک ٹاپنگ محکمانہ تصریح (Specification) کے مطابق ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کا ارتھ ورک (Earthwork) تہہ در تہہ ڈالنے کے بائے ایک دفعہ ڈال دیا گیا ہے

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھکیدار کو ۲۰ کلومیٹر لیڈ (Lead) کا پے منٹ کردیا گیا ہے جب کہ ایک سائیڈ سے ساڑھے دو کلومیٹر لیڈ کا پے منٹ (Payment) ہونا چاہئے تھا۔

(د) اگر جزو (ب وج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) روڈ کی بلیک ٹاپنگ کا کام مکینیکل طریقہ سے لک سپرے کرنے والی ٹینکی سے ہو رہا ہے جس

میں لک کی گرمائش مکمل طور پر کنٹرول میں رہتی ہے سپرے بھی صحیح طریقہ سے اور لک مکمل مقدار میں استعمال ہوتی ہے اس سے بہتر کام ممکن نہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کیوں کہ ارتھ ورک (Earth Work) کا کام تہہ در تہہ ہوا ہے اور ہر تہہ کا مکمل لیبارٹری ٹیسٹ لیے گئے ہیں۔ جو ریکارڈ میں موجود ہیں۔

(ج) نہیں یہ درست نہیں کہ ٹھیکیدار کو 20 کلومیٹر کا لیڈ (Lead) دیا گیا ہے۔ ٹھکیدار کو لیڈ کواری کے فاصلے کے مطابق دیا گیا ہے۔ جس کی منظوری جناب چیف انجینئر نے بذات خود موقع کے معائنہ کے بعد دی ہے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی۔

عبدالمجید اچکزئی۔ اس میں میرا ضمنی question ہے کہ وزیر موصوف یہ بتائے کہ ٹھکیدار کو کتنی Tead سیمنٹ ہوئی ہیں نمبر ایک اور نمبر دو یہ ہے کہ معلومات کے مطابق محکمہ نے یہاں بھی خرد برد کیا ہوا ہے ٹھکیدار کو 2 کے بجے 19 کلومیٹر پر Lead دے دیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی خان صاحب۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب یہ میں Earth Works ارتھ ورکس ہوئے ہیں یہ ہم لوگوں نے خود ہی مانا ہے کہ بالکل یہ ڈیپارٹمنٹلی ہوئی ہیں باقی انکا حساب کتاب ہے وہ سارا انشاءاللہ ہم ان کو دستیاب کردیں گے جو سوال بنتا ہے جیسا کہ ہم نے کہاں کہ یہ بالکل ارتھ ورکس جو ہماری ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اس انجینئر کے کہنے کے مطابق ہوا ہے اور بیشک ہمارا ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے اور لیئر میں ہوا ہے۔

عبدالمجید اچکزئی۔ 2 کی بجائے 19 دیا ہوا ہے۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات و تعمیرات۔ ایک ہی بات ہو رہی ہے لیڈ کے مطلب کیرج ہوتا ہے کیرج بالکل دیا جاتا ہے لیکن اس معاملہ میں آچکا جو ہے تقریباً جو علاقے کا جو Specification حق بنتا ہے جتنے دور علاقہ بنتا ہے ظاہری بات ہے پر کلومیٹر ہے یا سینکڑا جو حساب ہوتا ہے اسی پہ ان کو لیڈ دیا جاتا ہے۔

عبدالمجید اچکزئی۔ ٹھیک ہے جب اس طرف جائیں گے تو یہ بھی دیکھا دیتے ہیں آپ کو۔

جناب اسپیکر۔ Ok-Ok اب مجید اچکزئی صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

☆317 جناب عبدالمجید خان اچکزئی۔

کیا وزیر مواصلات وتعمیر از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سید حمید تا گلستان بازار روڈ کا کام عرصہ گزشتہ دو سالوں سے جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ کے مطابق ٹھکیدار مذکورہ روڈ ایک سال میں مکمل کر کے پایہ تکمیل کو پہنچانے کا پابند ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کا تعمیر انتہائی ناقص ہونے کی بناء ابھی سے توڑ پھوڑ کا شکار ہے۔

(د) اگر جزو (ب وج) کوا جواب اثبات میں ہے کیا مذکورہ روڈ بروقت مکمل نہ کروانے اور غیر معیاری کا مکے بابت ٹھکیدار متعلقہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ کلی عبدالرحمٰن زئی سید حمید روڈ تا گلستان بازار کا کام گزشتہ دو سالوں سے جاری ہے۔

(ب) یہ بھی درست نہیں ہیکہ کنٹریکٹ کے مطابق ٹھکیدار مذکورہ روڈ ایک سال میں مکمل کرنے کا پابند ہے بلکہ اس کام کو دو سال میں مکمل ہوتا تھا۔

(ج) زیر تعمیر روڈ کا تقریباً آدھ سے زیادہ حصہ گزشتہ سال بلک ٹاپ ہو چکا ہے جس میں باغات کے حصے میں بارشوں کی وجہ سے معمولی پیچ پیدا ہوئے تھے جس کو ٹھیک کیا جا چکا ہے

(د) علاقے کے چند لوگوں کیوجہ سے ٹھیکدار کو بار بار کام بند کرنا پڑا جس کی وجہ سے کام جون 2002-2003 میں مکمل نہیں ہوسکا۔ اب علاقے کے لوگوں کی مداخلت ختم ہو چکی ہے اور روڈ تکمیل کے مراحل میں ہے اور انشاءاللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ جی خان صاحب

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

جناب اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر یہ ہمارے اپنے گاؤں کا روڈ ہے تقریباً اس پر دو سال سے کام شروع ہے اس میں اگر خالی یقین دہانی کروادیں کہ جو ٹکڑا رہتا ہے اس کی اسکو جلدی سے مکمل کردیں تا کہ سردیوں میں مشکلات کم سے کم ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی خان صاحب۔

آغا فیصل داؤد وزیر مواصلات وتعمیرات ۔ بالکل جناب اسپیکر ہم یہ محسوس کرتے ہیں میں خود بھی ایک زمیندار رہوں چھوٹا موٹا تو مجھے بھی معلوم ہے کہ جوانہوں نے باقاعدہ پہلے ذکر کیا ہے کہ ان کے علاقے میں درخت کو باغات کو جیسے متی کی وجہ سے کافی مسئلے ہوتیہیں تو انشاءاللہ ہم لوگ اپوری کوشش کررہے ہیں کیونکہ پہلے لاء اینڈ سچی ویشن زیادہ تھا علاقے میں اس لیے اس مسئلے میں جو ہے یہ کام رک گیا تھا اور اب انشاءاللہ ہم انے ساتھی کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ پوری کوشش کریں گے کہ ٹاہم سے پہلے ہم کام مکمل کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی مجید صاحب آپ کا آخری question ہے

عبدالمجید اچکزئی۔ question No 318

☆318 جناب عبدالمجید خان اچکزئی۔

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زیر تعمیر گلستان غزہ بند روڈ کا کام ارتھ ورک Earth work مکمل کرنے کے بعد گزشتہ ایک ماہ سے بند ہے جس سے علاقے کے عوام شدید تکالیف میں مبتلا ہیں اور سیب کے باغات کو گرد کی وجہ سے لاکھوں روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کام بند ہونے کی وجہ بتلائی جائے نیز اگر کام فنڈز کی کمی یا ٹھکیدار کو پےمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہے تو ۳۰ جون ۲۰۰۳ء کو اسی پروجیکٹ کا ۶۰ لاکھ روپے واپس کرنے کی کیا وجوہات تھیں تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) زیر تعمیر گلستان غزہ بند روڈ کا ارتھ ورک (Earth Work) کا کام 15/08/2003 کو مکمل ہونے کے بعد اس کا سروے شروع کیا گیا۔ارتھ ورک کے L-Section اور X-Section بنائے گئے اور جہاں جہاں مزید کام کی ضرورت ہے ٹھیکدار مذکورہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ اس کو مکمل کرے تاکہ سٹون میٹل بچھا کر اس کو جلد از جلد پختہ کیا جا سکے۔حسب ضابطہ ارتھ ورک مکمل ہونے کے بعد اس کا سروے کیا جاتا ہے اور جہاں مٹی کی مقدار کم ہو ٹھکیدار کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اس کمی کو پورا کرے باقی جہاں پر تعمیراتی کام ہوتے ہیں وہاں کچھ عرصے کیلئے علاقے کو لوگوں کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

(ب) چونکہ اس کام میں ارتھ ورک باقی تھا اور ٹھکیدار کے کام کرنے کی رفتار سست تھی اس لیے مختص شدہ رقم میں سے 60 لاکھ روپیہ مارچ 2003 میں واپس کئے گئے تاکہ فنڈز لیپس نہ ہوا اور اگلے مالی سال میں یہ رقم واپس ملے اس سال یہ واپس کی ہوئی رقم مل گئی ہے اور کام ہوا ہے

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر) جناب جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالمجید اچکزئی۔ جناب اسپیکر اس میں ایک سال سے ہمارے علاقے کے تقریباً عبدالرحمان زئی اور سیدی کے علاقہ ہیں اس میں کوئی 12-10 کلومیٹر یہ روڈ انہوں نے ارتھ ورکس ایک سال سے ختم کر دیا ہے اس میں ٹھکیدار اور محکمہ پر پیمنٹ کا جھگڑا چل رہا ہے ہمارا تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے خالی ہماری سے وزیر موصوف اس ٹھکیدار کو وہ پیمنٹ کر دیں اس کے اوپر باقی ماندہ بلیک ٹاپ کام شروع کریں

جناب اسپیکر۔ جی خان صاحب۔

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر) جناب محترم اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر۔ حافظ صاحب آپ اپنی سیٹ پہ چلیں جائیں۔

شہزادہ فیصل داؤد (وزیر) جناب حافظ صاحب نے مجھے عبدالرحمٰن زئی کے روڈ کے بارے میں کافی دفعہ کہہ چکے ہیں اور مجید صاحب نے بھی کافی دفعہ کہہ چکا ہے تو انشاءاللہ ان کا جو مسئلہ ہے وہاں پہ جو کہہ رہا ہے نان پیمنٹ کی وجہ سے پیمنٹ ہو رہی ہیں جو جتنا کام کر رہا ہے اتنا پیمنٹ ہونگے ہم ایڈوانس پیمنٹ نہیں کریں گے ایسے بہت سے کیسز ہو چکے ہیں کہ ٹھکیدار ایڈوانس لیکر اِدھر اُدھر ہو گئے ہیں پھر ان کا

ڈھونڈنا مسئلہ ہوگیا ہے

OK OK وقفہ سوالات ختم

عبدالرحیم خان زیارتوال۔ Point of order کتنی دفعہ میں قرارداد لا چکا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ وقفہ سوالات کا ٹائم بہت پہلے پورا ہو چکا تھا پہلے ہی میں نے دس پندرہ منٹ زیادہ دیئے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی اگر رخصت کی درخواست پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں۔

محمد خان مینگل سیکرٹری اسمبلی۔ وزیر بلدیات مولانا حسین احمد شرودی صاحب اپنی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ ثمینہ سعید اور محترمہ آمنہ خانم اسلامک کانفرنس کے سلسلے میں پشاور گئی ہیں انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب وزیر سروسز اینڈ ایڈمنسٹریشن ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ معزز ممبر امبروز جان فرانسس کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ وزیر محنت مولوی فیض محمد کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست بھیج دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ محترم وزیر آبکاری دالبندین گئے ہیں آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ معزز ممبر طارق مگسی صاحب کوئٹہ سے باہر ہیں۔ موصوف نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار ثناءاللہ زہری ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست بھیج دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ معزز ممبر اختر حسین لانگو صاحب کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

عبدالرحیم زیارتوال:۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب گزارش میں یہ کرنا چاہ رہا ہوں بلوچستان یونیورسٹی کے بارے میں قرارداد بھی لا چکے ہیں تحریک استحقاق بھی لا چکے ہیں فلور پر ہمارے ساتھ وعدہ

بھی کیا گیا ہے لیکن کسی بات پر آج تک نہ کوئی عمل درآمد ہوا ہے آج کے پرچے میں شاید اس چیز کو ہمارا ہائی کورٹ بھی پروٹیسٹ کرتا رہا آج ہائی کورٹ نے اپنے سے سرخی لگائی ہے کہ بلوچستان یونیورسٹی میں تقرریوں کی چھان بین کی جائے۔ بلوچستان ہائی کورٹ۔ اور نیچے لکھا ہوا ہے کہ بی ایم سی کمپلیکس فیس کورٹ کی تعیناتی کیلئے صوبے بھر کی کانسٹیبلوں کی بھرتی کیلئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

جناب اسپیکر:۔ عبدالرحیم صاحب میرے خیال میں عدالت نے خود اس کا نوٹس لیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں آپ کو کہنا یہ چار ہا ہوں بتانا یہ چاہ رہا ہوں جب یہ اسمبلی ہے ہمارا ایوان موجود ہے اس میں قرارداد پاس ہوجاتی ہیں تحریک استحقاق آجاتے ہیں کمیٹی بن جاتی ہے اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا ہے آج وہ ادارہ ہائی کورٹ جو اس ایوان کے ماتحت ہے آج انہوں نے اپنے سے نوٹس لے لیا ہے اس اسمبلی کے خلاف وہاں سے رولنگ باقاعدہ دیے ہے کیسز میں اور انہوں نے آج خود نوٹس لیا ہے کہ دوسال سے تحقیقات کرائے جائے کہ کس کو کس بنیاد پر Apponit کیا ہے اور ہمارہ رونا بھی یہی تھا میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ یہاں پر آج قائد ایوان نہیں ہے لیکن ہاؤس کے کسٹوڈین کی حیثیت سے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہون کہ یہ جو باتیں تھیں اور یہ جو بلوچستان اسمبلی تھا یونیورسٹی کا اس کا جو وائس چانسلر تھا یہ شہنشاہ اس اسمبلی کے وہ ماتحت کیوں نہیں تھا اور یہ شہنشاہ آج تک یہ شہنشاہیت کیسے کرتا رہا اس میں آج ہمارے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں انہوں نے بھی اپنے کام کئے اور ان کو بھی اکاموڈیٹ کیا گیا ان کو بھی سروسز دی گئین اور ہماری یونیورسٹی واحد یونیورسٹی اس کے تمام پڑھائی کو تمام کارروائی کو تمام اس کے ایڈمنسٹریشن کو سبوتاژ کیا گیا پورے یونیورسٹی ہڑتال پر اور اس پر ظلم پہلے سے تھے تمام عملہ کے ساتھ تمام کچھ ہوتا رہا نہ آپ نے اس کا نوٹس لیا اور میں نے جو ہاؤس میں اس کے تحریک استحقاق پیش کیا جمع کروائی وہ آپ نے آفس میں نمٹادی وہاں سے رجیکٹ کردی اپنے آفس میں اس کو فلور پر آنا چاہیئے تھا اور آج ہائی کورٹ نے جو خود سے جو کچھ کرتا رہا اسکا آج خود نہوں نے نوٹس لے لیا ہے دوسال سے چھان بین فروائے جائے اب کس کے پاس کروائیں گے اور یہ شہشاہ ہم کس کے پاس ڈھوڈیں گے شہنشاہ تو کسی کے پابند نہیں ہیں اٹھاسی سالہ شہنشاہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بھی گورنر کا پابند ہے نہ اسمبلی کا پابند ہے پتہ نہیں اسکو کس نے بھجوایا ہے کس طریقے سے اس کو بٹھایا گیا ہے اگر اس کو سپورٹ

ہے تو چھاؤنی والی سپورٹ ہے اور چھاؤنی والی سپورٹ ہم سب کو غرق کر رہا ہے یہ چھاوؤنی والے سپورٹ والے اٹھاسی سالہ شہنشاہ کو ہٹایا جائے اب اس کو اپنے گھر بھجوایا جائے اور اس کا آپ باقاعدہ نوٹس لیں اور ہاؤس میں آپ کے سامنے مین اس لئے کہہ رہا ہوں اس پر اس کا نوٹس لیں کہ یونیورسٹی سے جو کیٹی بی تھی اور طے ہوا تھا اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا اور یہ کام کیوں نہیں ہوا ہائی کورٹ جو پہلے فیصلے دیتے تھے آج وہ خود ان کے خلاف کہہ رہے ہیں کہ چھان بین کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> اوکے۔ معزز اراکین اسمبلی آپ کی اطلاع کے لیے میں یہ یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ قائدہ نمبر 201 کے تحت پوائینٹ آف آرڈر ایسے قواعد وضوابط آئین کی آرٹیکلوں کی تشریح یا نافذ ایسی چیز سے متعلق ہوگا جو اسمبلی کی کارروائی کو منضبط کرتے ہوئے اور اس میں ایسے مسئلہ کے بارے میں پوائینٹ آف آرڈر اٹھایا جاسکتا ہے یہ غیر متعلق اور غیر ضروری پوائنٹ آف آرڈر ایجنڈے زیر غور کارروائی میں تاخیر اور رکاوٹ کا باعث ہونے کے کارروائی اگلے دن کیلئے موخر کرنی پڑتی جس کی بنیاد پر اگلے دن کے ایجنڈے کی کارروائی سخت متاثر ہوتی ہے لہذا آپ حضرات آئندہ اس بات کو نوٹ فرمالیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جی محترمہ

<u>محترمہ روبینہ عرفان۔</u> جناب شکریہ میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرواتی ہوں کہ یہ جو ڈیلگیشن پاکستان کی نمائندگی کرنے باہر جاتے ہیں خاص کر پاکستان سے باہر نمائندگی کرنے جاتے ہیں تو یہ چاروں صوبوں سے لئے جاتے ہیں بلوچستان کی نمائندگی بھی صوبہ بلوچستان سے لیا جانا چاہئے مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کی نمائندگی بلوچستان کے لوگ نہیں کرتے تو یہ رکمینڈیشن وفاق کن کو بھیجتے ہیں اور یہاں سے یہ رکمینڈیشن ان ڈیلگیشن کیلئے کون دیتا ہے تو جناب آپ اس چیز کو نوٹ کریں۔

اور دوسری بات یہ کہ ڈیلی گیشن بہت and infowativeecucational progrssive ہوتی ہیں اس صوبے کیلئے اور صوبے کے لوگوں کیلئے بہت نمایاں ہوتی ہیں اور اس میں صوبے کے لوگوں کو فائدہ ملنا چاہئے اور یہ حق صرف بلوچستانی لوگوں کا ہے کہ یہ ڈیل گیشن اس معزز ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں کہ ہمارے معزز ایوان کے ممر شامل ہوں وزیر اعلیٰ صاحب ہوں لیڈر آف اپوزیشن

ہواور یہ تجویز ہے یہ ڈیلی گین ہمارے بلوچستان کی نمائندگی کریں بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں یہ اسمبلی کے فلور پر لا چکا ہوں اوراس پر بحث ہوئی ہےاور مسئلہ یہ کہ اس سوبے میں ایک سوبیس گھوسٹ ملازمین ایجوکیشن میں تعینات ہوئے تھےان کے خلاف انکوائری چل رہی تھی ایک انکوائری مقرر ہوئی تھی 23-11-2000 کواوراس کے بعد دوسری انکوائری مقرر ہوئی تھی 17-3-2003 کوتو تیسری انکوائری بھی مقرر ہوئی۔

جناب اسپیکر۔ جناب عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ صاحب باقاعدہ اس کیلئے تحریک لائیں یہ پوائنیٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب یہ اہم پوائینٹ ہے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں تین کمیٹیاں بنی تھیں تین کمیٹیوں انہوں ے رپورٹ بھی دی تھی آپ لوگوں نے کیبنٹ میں اس مسئلہ کواٹھایا۔

جناب اسپیکر۔ آپ کوئی تحریک لائیں پوائنیٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب میں لے آیا تھا اس کیلئے تین کمیٹیاں بنیں اور پھراس کی رپورٹ کورجیکٹ کیا ہے پھر آپ نے اس کو کیبنٹ سے پاس کر دیا ہے اب آپ لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جن لوگوں کو پانچ سال ہوگئے جن لوگوں کے ڈومی سائیل جعلی ہیں جن لوگوں کو پانچ سال ہوگئے 76 لوگوں کو آپ نے قلعہ سیف اللہ میں بحال کر دیا ہے اس کے پاس ڈومی سائیل نہیں ہے تو کس کے پاس جائیں فریاد کس سے کی جائے اوراس کے علاوہ ایک سوبیس اور ہیں جن کے خلاف کیسز بنے ہیں اور اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے شوکاز نوٹس جاری ہوئے اور یہ چھ ماہ سے التوا میں پڑا ہوا ہےاو جناب اسپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ میں تقریباً پانچ سوگھوسٹ ملازمین ایجوکیشن میں پوسٹ ہوئے ہیں ی بھی منظر عام پر آپ کے سامنے آجائے گا آپ کے سامنے ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم صاحب یہ آپ کا پوئنیٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے Please آپ تشریف رکھیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> آپ اس کیلئے با قاعدہ تحریک لے آئیں جو بھی لاتے ہیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب تحریک بھی لے آیا تھا اور کہا گیا تھا ہم اس کی انکوائری کر رہے ہیں اور اب فیصلہ یہ کر دیا۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> اب آپ دیکھیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے آپ کارروائی کو آگے بڑھنے دیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> میں لایا تھا اسمبلی کے فلور پر اس پر بحث بھی ہوا ہے یہ بتایا گیا تھا کہ انکوائری ہو رہی ہے اب آپ نے 76 آدمیوں کو بحال کر دیا ہے اس میں ڈومی سائیل کسی کے پاس نہیں ہے کیسے بحال کر رہے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> تو آپ اس کیلئے تحریک استحقاق لے آئیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج سے وہاں سے پانچ سال سے آٹھ سال سے ملازمت کر رہے ہیں مستقل تھے ان کو ملازمت سے نکال رہے ہیں لسٹ دیا گیا ہے کہ ان کو نکالا جائے اب ہ کیسے ہوگا کس کے پاس جائیں کس سے وہ فریاد کریں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل۔ کچکول علی، میر رحمت علی بلوچ میں سے کوئی اپنی مشترکہ تحریک استحقاق نمبر 17 پیش کریں۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈر آف دی اپوزیشن)</u>

میں استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ وزیراعلیٰ کی سربراہی میں جناب اسپیکر صاحب کی رولنگ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں DIMRC پروگرام میں تنصیب برائے ٹیوب ویل زمینداران میں وزیراعلیٰ کے حکم پر یہ فیصلہ ہوا کہ مذکورہ پروگرام میں یکساں ٹیوب ویل دیئے جائیں گے جس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جبکہ پلاننگ اینڈ ڈولپمنٹ سیکشن ڈائریکوریٹ آف واٹر ریسورسس مراسلہ نمبر DG/W.63/4590-4690 مورخہ 25/9/03 جاری ہوا اور جس میں 25 اگست 2003 میں 1215 ٹیوب ویل تنصیب کرنے کا مکمل کارروائی ہیں مذکورہ بالا محکمہ پی اینڈ ڈی کے اس عمل سے اراکین

اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک استحاق یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں جناب اسپیکر صاحب کی رولنگ پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں DIMRC پروگرام میں تنصیب برائے ٹیوب ویل زمینداران میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر یہ فیصلہ ہوا کہ مذکورہ پروگرام میں یکساں ٹیوب ویل دیئے جائیں گے جس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جبکہ پلاننگ اینڈ ڈولپمنٹ سیکشن ڈائریکوریٹ آف واٹر ریسورسس مراسلہ نمبر DG/W.63/4590-4690 مورخہ 25/9/03 جاری ہوا اور جس میں 25 اگست 2003 میں 1215 ٹیوب ویل تنصیب کرنے کا مکمل کارروائی ہیں مذکورہ بالا محکمہ پی اینڈ ڈی کے اس عمل سے اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جی کچکول علی صاحب آپ اپنے تحریک کے Asmissibility پہ کچھ بولنا چاہتے ہو۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈر آف دی اپوزیشن) جناب جب 19 تاریخ کو ہم نے یہاں تحریک استحقاق پی ایس ڈی پی پہ لایا جاتا تھا کہ اس میں جو نا برابری ہے اسکو قابو کیا جائے کیونکہ اس سلسلے میں بجٹ کے دوران جناب والا نے ایک رولنگ دی تھی کیونکہ ہم واک آؤٹ کر چکے تھے آپ جناب کے ہدایت پر Regoning کیا اسمبلی سیشن جب اسکے بعد اسمبلی شروع ہوا تو آپ نے اس تحریک استحقاق پر ایک میٹنگ بلایا جناب والا آپ خود موجود تھے ہمارے سی ایم صاحب بھی موجود تھا اور وہاں یہ طے ہوا کہ ہر ایک ڈسٹرکٹ میں جتنے بھی ٹیوب ویل ہیں وہاں جتنے بھی ایم پی ایز ہیں وہاں مساوات کے تحت انہیں تقسیم کیا جائے اور ان پر کام شروع ہو سر ہمیں پرسوں ایک لیٹر ملا ہے 15 رحمت علی اور 15 میرے نام پر ہیں اب میں یہ کہتا ہوں کہ خود ہی فیصلے ہوئے ہیں پنجگور کے علاوہ جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہے خاران ہے خضدار ہے قلعہ سیف اللہ ہے کوئٹہ ہے ان فیصلوں کے باوجود پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہمیں یہ کہہ رہا ہے کہ آپ 20 میں صرف 15 کے نام دیں سر میں کہتا ہوں کہ ہم اسمبلی کے ممبر ہے اس اسمبلی نے ایک کمیٹی تشکیل دیا تھا اور آپ کے بدولت یہ سارے مسئلے حل ہو چکے تھے

جناب اسپیکر۔ آپ اس بات کا وضاحت کریں کہ مساوات کس طرح نہیں ہوا ہے 15 آپ دیئے ہیں اگر ایسا ہے کہ کسی کو زیادہ دیا ہے کسی کو کم۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈرآف دی اپوزیشن) اس میں سر فیصلہ یہ ہوا تھا اگر کسی ڈسٹرکٹ میں جیسے میر امان اللہ نوتیزئی کو 25 ٹیوب ویل دیا ہوا ہے آواران والے کو 25 دیا ہوا ہے ہم لوگوں کو پھر کیوں کم دیتے ہیں سر یہ بھی ایک عدم مساوات ہے جناب والا یہ سارے آپ کے سربرائی میں ہوا ہے اگر ہم دروغ گوئی کر رہے ہیں تو آپ بتادیں۔

شفیق احمد خان۔ سر کوئٹہ شہر کے 6 ایم پی اے ہیں 50 ٹیوب ویل رکھے تھے مجھے صرف 3 ٹیوب ویل دیئے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ 50 ٹیوب ویل میں سے 8 ملنی چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ شفیق صاحب اس وقت جو بات ہو رہی ہے آپ اس پہ آجائے ضلع کے اندر جو تقسیم ہے آپ اس پہ آجائیں۔

شفیق احمد خان۔ جناب ضلع کوئٹہ کے 20 ٹیوب ویل ختم کیے جا رہے ہیں اور ہمیں صرف 3 ٹیوب ویل دیئے جا رہے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب والا یہ بات درست ہے کہ پہلے ایم پی اے صاحبان کو 5 کیلئے تجاویز مانگی گئی تھی پھر بعد میں ان کی تعداد بڑھائی تھی اپوزیشن کے دوستوں نے اس پر اعتراض کیا تھا لیکن میں ا تنا عرض کرونگا کہ یہ صرف یہ نہیں کہ کسی ایک ڈسٹرکٹ سے تعداد کم کر دی گئی ہے بلکہ اگر آپ دیکھیں تعداد کم کر دی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہیں کہ اس وقت جتنے بھی بورز ہیں ان کو ایم پی ایز کے دمیان برابری کے بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے مثلاً ہمارے ڈسٹرکٹ کے اپنے بور تھے 50 تھے کیچ کے اب ان کو کم کر کے 30 کر دیئے ہیں اب 30 میں سے میرے بھی 10 بور ہیں اور اپوزیشن ممبر وہاں سے جان محمد بلیدی ہے ان کے بھی 10 ہیں اور گورنمنٹ کے ممبر اصغر علی رند کے بھی 10 ہیں تو اس میں کوئی عدم مساوات نہیں ہے البتہ یہ ہے کہ کئی ڈسٹرکوں کم دیئے ہیں اور کئی مین زیادہ اس کے بنیادی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان کے کئی اضلاع ایسے ہیں جہاں پہ انڈر گراؤنڈ واٹر لیول نیچے ہوتے جا رہے ہیں اور کئی علاقہ ایسے ہیں مثلاً کوئٹہ ہے کوئٹہ میں جناب بور کے لگانے پر بھی پابندی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی کچکول علی صاحب

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈرآف دی اپوزیشن) ہمارے دو ایم پی اے ہیں 20 بور لگانے کی اجازت

دی جائے جناب 5 کیوں۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب ایک Request میں کرتا ہوں آپ سے جیسے شاہ صاحب نے بھی فرمایا آپ بے بھی بتایا اگر صرف ایک ہی ضلع میں ہوا ہے تو کوئی بات ہے اگر بلوچستان کے تمام ضلعوں میں ایسا ہوا ہے تو مساوی ہے تو میرے خیال میں آپ اپنا تحریک پہ زور نہ دیں مہربانی

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ (لیڈر آف دی اپوزیشن) احسان شاہ صاحب نے جو فیصلے دیئے ہیں یہ فیصلے پہلے کی ہے قانون یہ ہے کہ نیا فیصلے جو ہونگے پرانے فیصلے کو Superede کرلیں گے اس دن سی ایم صاحب بھی آیا جناب یہ زیادتی ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ جتنے بھی ایم پی ایز ہیں انہوں کو دیا جائے اور سی ایم صاحب نے خود کہا تھا کہ جہاں ضرورت ہے وہاں بور لگا دیں۔

جناب اسپیکر۔ جی جناب شبیر احمد بادینی صاحب آپ بولیں۔

شبیر احمد بادینی۔ جناب اسپیکر۔ایسی کوئی بات نہیں ہے کچھ ایریاز ایسے ہیں جہاں واٹر ٹیبل گر چکا ہے جیسے شفیق صاحب کہتے ہیں کوئٹہ میں کئی ٹیوب ویل خشک ہو چکے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ واٹر ٹیبل نیچے ہوا ہے اور کئی نہری علاقے ہیں وہاں ٹیوب ویل کم دیئے گئے ہیں ابھی جناب ہمارے چاغی میں پہلے ایک سو بیس تھے اس کو گھٹا کر ستر کر دیا گیا اور قلعہ سیف اللہ میں بھی ایک سو بیس تھے اس کو ستر کر دیا گیا خاران کا بھی یہی ایک سو بیس تھے اس کو ستر کر دیا گیا تا کہ دوسرے ضلعوں کو مساوی مل جائے لیکن ابھی اس وقت ہمارے ضلع کو جو کہ ستر مل چکے ہیں وہاں اس میں سے بھی پانچ پر کام ہو رہا ہے باقی پر وہ بعد میں کام کر دیں گے جب ان پانچ پر کام مکمل ہو جائے گا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب ہمارے جو بیس تھے ان میں سے پندرہ دے دئے ہیں پانچ کہاں جائیں گے۔

شبیر احمد بادینی۔ جناب ہمارے بھی تو پانچ پر کام ہو رہا ہے باقی وہ بعد میں دے دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ۔وزیر خزانہ۔ جناب گزارش یہ ہے پہلے واقعی ہر ضلع میں بوروں کی تعداد زیادہ تھی بعد میں تمام اضلاع سے بوروں کی تعداد کم کر دی گئی مثال کے طور پر جیسا کہ ابھی شفیق صاحب نے فلور پر کہا

ہے کہ کوئٹہ شہر میں پینسٹھ بوریں ایسی ہیں جو ناکارہ ہیں اب وہ بوریں کہاسے کی جائیں اس کیلئے تو ضروری ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کے پاس کوئی اس کیلئے مخصوص قسم کا کوٹہ ہووہ جہاں پر زیادہ ضرورت محسوس کرے وہ وہاں پر دے اس میں ہم نے یہ کیا ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> جناب وہ ہمارے ساتھ انصاف کریں ہم نے کہا ہے کہ وہ ہمیں چالیس بوریں دی ہیں ہمارے ساتھ زیادتی یہ کررہے ہیں کمہ آپ لوگ اس کی نشان دہی نہ کریں ہم کردیں گے ہم کہتے ہیں کہ ہم نمائیندہ ہیں ہمیں اجازت دی جائے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> نشان دہی تو ظاہر ہے ایم پی اے کریں گے اور یہاں جہاں تک بوروں کی تعداد ہے وہ پورے بلوچستان کے اضلاع میں کم کردیئے گئے ہیں مثال کے طور پر ہمارے اپنے ضلع میں پچاس بوریں تھیں اور اس وقت تیس ہے اس وقت ہمارے اضلاع میں تیس دیے دیئے گئے اور اسی طرح باقی تمام اضلاع میں سے کہاں پر چار کہیں پر پانچ کہیں پر دس بوروں کی کمی کی گئی ہے وہ وزیراعلیٰ صاحب کے صوابدید پر ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> آپ سب تشریف رکھیں۔

<u>شفیق احمد خان۔</u> کوئٹہ میں تو نہیں دیئے گئے ہیں اس سے کرنل چنگیزی صاحب کا بھی حق مارا گیا مولانا شرودی صاحب کا بھی حق مارا گیا مولانا صاحب آپ کیوں نہیں بتاتے ہیں باہر آپ بولتے ہو ہمارا پانی ہے جناب آپ یقین کریں پانی کے حساب سے ہمارا کوئٹہ شہر پانی کے لحاظ سے دربدر ہورہا ہے ساری آبادی یہاں پر ہے سارے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں خدا کیلئے ہمارے ٹیوب ویل بھی لے جاتے تو اس اسمبلی کو بھی اٹھا کر لے جائیں کہیں اور جا کر بنائیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی اوکے۔سردار محمد اعظم صاحب۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔</u> جناب جیسا کہ سید احسان شاہ صاحب فرما چکے ہیں میں ان کی درستگی کیلئے کچھ دینا چاہتا ہوں جناب اسپیکر ہمارا علاقہ جو ہے مون سون کی رینج میں ہے اکیس انچ سالانہ بارش جناب میرے پہلے بیس ٹیوب ویل تھے ابھی میرے دس ہوگئے ہیں بارکھان کے پہلے بیس تھے اب بھی بیس ہیں جناب اسپیکر کوہلو کے پہلے پچیس تھے اب بھی پچیس ہیں ایسی بہت سی مثالیں ہیں یہاں پر۔

شاہ زمان رند۔ جناب جو ٹیوب ویل ہے دوست صحیح کہتے ہیں جناب یہاں جو ٹیوب ویل دیئے گئے ہیں ہمیں تو اپنے کچکول بھائی اور رحمت بھائی کو خوش نصیب سمجھتا ہوں جو انھیں پندرہ پندرہ ٹیوب ویل نصیب ہوئے ہیں ہمیں تو خود کو پانچ ملیں ان پر بھی ابھی تک کام نہیں ہوا ہے میں کہتا ہوں جناب اس ٹیوب ویل والوں کو پابند کیا جائے کیونکہ اتنے عرصے سے جبکہ ہم نے اپنے ڈیمانڈ دے دیئے ہیں کہ کہاں کہاں لگانے ہیں تو وہ بھی ایک تو جلد از جلد لگائے جائیں اور دوسرے جتنے بھی دیگر اضلاع میں جو ہے وہاں جتنا کوٹہ ہے جتنے ایم پی اے ہیں ان سب کو ملنا چاہیئے سب کا حق ہے اس میں تو میں سمجھتا ہوں وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو پندرہ پندرہ ملے ہیں ہم لوگ تو یہاں پانچ بیٹھے ہوئے ہیں چپ کر کے۔

جناب اسپیکر۔ او کے۔اس پر اسی رولنگ محفوظ کرتا ہوں۔اب رولنگ کے بعد کوئی بات نہیں ہوگی۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ، جناب عبدالرحیم زیارتوال، جناب محمد نسیم خان تریالئی، جناب جمعہ خان بگٹی اور جناب محمد اکبر خان مینگل ان میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوا نمبر 55 پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلے پر بحث کی جائے۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان حکومت نے میرٹ کے برعکس بلوچستان کے لوکل جعلی ڈومی سائیل رکھنے والے افراد کو بوگس ڈومی سائیل رکھنے والے جعلی دستاویزات رکھنے والے منظور نظر افراد کو نوازنے کے ساتھ ساتھ مخصوص اضلاع کو ترجیح دی ہے جس کے باعث میرٹ کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔اخباری تراشہ منسلک ہے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ ہے تحریک یہ ہے کہ بلوچستان حکومت نے میرٹ کے برعکس بلوچستان کے لوکل جعلی ڈومی سائیل رکھنے والے افراد کو بوگس ڈومی سائیل رکھنے والے جعلی دستاویزات رکھنے والے منظور نظر افراد کو نوازنے کے ساتھ ساتھ مخصوص اضلاع کو ترجیح دی ہے جس کے باعث میرٹ کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔اخباری تراشہ منسلک ہے۔

آپ اس کی Admissibility پر بات کریں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر پر جو میں بات کرر ہا تھا یہ دراصل وہی مسئلہ ہے اور یہ جو ہم یہاں تحریک التوا لے کر آئے ہیں اس موضوع پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک کمیٹی بنی ہے 23-11-2002 کو اور اس کمیٹی نے اپنی باقاعدہ رپورٹ پیش کردی ہے اگر آپ چاہتے ہیں اس کمیٹی کے ارکان کا نام آپ کو بتا دیتا ہوں کہ کون کون اس میں تھے اور اس رپورٹ کے پیش کئے جائے کے بعد دوسری کمیٹی بنائی گئی ہے یہ ہے 17-3-2003 کو بنائی گئی ہے اس کمیٹی نے تمام رپورٹ پیش کردی ہے اور اس نے یہاں تک کہا ہے کہ ان لوگوں کو باقاعدہ گرفتار کیا جائے اور ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے اس کی رپورٹ کو بھی نہیں مانا گیا ہے اور وہ کمیٹی منسوخ نہیں ہوئی اور اگر آپ چاہتے ہیں میں اس کمیٹی کے نام بھی بتا دیتا ہوں کہ کون کون اس میں شامل تھے محکمہ کے کون کونسے آدمی تھے اس کے بعد تیسری کمیٹی تشکیل ہوئی ہے ان کے نام ہیں پھر انہوں نے 23-9-2003 کو اپنی رپورٹ پیش کردی اب تین کمیٹیاں بنی ہے اور ان تینوں کمیٹیوں نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے تینوں کمیٹیوں کی رپورٹ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے یہ لایا جائے ریکارڈ پر فلور پر اس کی رپورٹ کو نظر انداز کر کے اس مرتبہ کیبنٹ کے ستمبر کے اجلاس میں آپ لوگ لے آئیں اور اس میں باقاعدہ فیصلہ کر دیا ہے اور یہ فیصلہ اخبار میں آیا ہے تقرری بے قاعدہ گیاں، قلعہ سیف اللہ کے اساتذ کو رعائیت دینے کا فیصلہ۔ چھ ماہ سے بند تنخواہ ڈی سی او کے ذریعے ادا کی جائے تعلیمی دستاویزات اور تقرری کے احکامات پیش کرنے ہونگے اب اس کی جو رپورٹ آپ بڑھیں گے اس میں لکھا ہے کہ اتنے لوگوں کے جلعی ڈومی سائیل ہیں اتنے لوگوں کے فلانے ہیں اتنے لوگوں کے فلانے ہیں یہ سپیشل رعائیت جناب قلعہ سیف اللہ مین کیوں دی گئی ہے اور اگر یہ دی گئی ہے یہ ایک مثال بن گئی ہے اور یہ پھر جتنے لوگ تھے اور جتنے اضلاع میں تھے وہ اس کے حقدار ہو جائیں گے کہ ان کو بھی دوبارہ بحال کیا جائے تمام کمیٹیوں نے متفقہ طور پر لکھا ہے کہ دستاویزات جعلی تھے اسناد جعلی ہیں اوپینٹ منٹ آرڈر جعلی ہیں دستخط جعلی ہیں ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹیوں نے لکھا ہے اب ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹیوں کو نظر انداز کر کے اور اس کے بعد یہ فیصلہ کرنا یہ میرے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ ہم اس صوبے کو کیا بنانا چاہ رہے ہیں یہاں جس چور نے چوری کی ہے اس چور کو داد دینا چاہتے ہیں جس نے غلط کام کیا ہے اس کو اس پر داد ملنی چاہئے جو غلط طریقے سے اپوئینٹ ہوئے ہیں ان کو نوازا جائے

یا ان کو سزا ہونی چاہیے جس نے دھوکہ کیا ہے جس نے فریب کیا ہے جس نے غلط طریقے سے کاغذات بنوائے ہین اور جو غلط طریقے سے ہمارے عوام کے سرکار کے وہ پیسے لیتے رہے ہیں اور یہ تعداد یہاں جو بتائی گئی ہے اتنی ہی نہیں ہے ایک سو بیس نہیں ہے اور میرے پاس لسٹ ہے جو کو اس قسم کے شوکاز نوٹس جاری ہوئے ہیں اور یہ بھی سرد خانے میں پڑا ہوا ہے التوا میں پڑا ہوا ہے جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے یہ بڑے اثر وسوخ والے ہیں سب کچھ کور کوادیتے ہیں سب کچھ کو اپنی منشا اور اپنی مرضی کے مطابق کرنے کیلئے لے جارہے ہیں یہ دوسری لسٹ یہ میرے پاس اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسکی کاپی آپ کو حوالے کر دیتا ہوں اب چاہئے آپ کے چیمبر میں یہ لسٹ ہے اور یہی پوزیشن کوئٹہ شہر میں ہے جناب اسپیکر تقریباً تقریباً پانچ سو کے قریب ایسے اساتذہ ہونگے جن کے کاغذات جعلی ہوں گے جن Appointment جعلی جن کے آرڈر جعلی دائریکٹر کا کوئی پتہ نہیں ہے جس سے بھی کیا ہے جس طریقے سے بھی کیا ہے یہ ایک مافیا ہے ہمارے صوبے میں اور مافیا اپنے اس ناروا مکروہ فریب اور دھوکے والے دھندے سے باز آجائے اور ب ہمیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ آپ کیا کر سکیں گے ہم Appoint ہوئے تھے ہم تعینات ہوئے تھے یا ہم نے جس طریقے سے کیا تھا اسمبلی ہماری کیا بگاڑ سکتی ہے اسمبلی کا ایک ممبر ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے تو جناب اسپیکر یہ تحریک التواء ہے میں چاہتا یہ ہوں کہ یہ جو آدمی انہوں نے بحال کیے ہیں اس فیصلے کو معطل کر کے انکو دوبارہ معطل کیا جائے اور یہ جو دو تین رپورٹیں ہیں۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> کیا آپ بحث کر رہے ہیں میرے خیال میں ابھی بحث کیلئے منظور نہیں ہوا ہے آپ اسکی Admissibility پہ کچھ بولیں۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر Admissibility اسکی یہ بنتی ہے یہ تحریک التواء ہے جناب اسپیکر یہ جو کام ہوا ہے اور تین مرتبہ جو ڈیپارٹمنٹ سے کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں اور اُس نے پورے صوبے کا دورہ کیا ہے کتنے خرچ کئے ہوں گے کتنے ٹی اے ڈی لیئے ہوں گے اور انہوں نے باقاعدہ اپنی رپورٹ Submit کروائی ہے اگر آپ چاہتے ہیں میں ان اضلاع کا نام بھی لیتا ہوں یہاں بیس گرڈ کے آپ کے آفیسر گئے ہیں تمام اضلاع میں انہوں نے دورہ کیا ہے دورے کے بعد انہوں نے رپورٹ submit کئے ہیں ایک رپورٹ سمٹ کی ہے پھر دوبارہ دوسری کمیٹی تشکیل دی ہے پھر اُ

س پہ رپورٹ سبمٹ کی ہے پھر تیسری کمیٹی تشکیل دی ہے اس پہ رپورٹ سبمٹ کی ہے تو یہ فٹ تحریک التواء ہے جناب اسپیکر میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ آپ اسکو بحث کیلئے منظور کر دیں گے اور اس پہ بحث کریں گے مزید معلومات دوست اور ساتھی وہ بھی آپ کے سامنے پیش کریں گے اور اسکی تا کہ ایسے غلط کاموں کا تدارک اور مداد ہو۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔ مہربانی شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)۔ جناب اسپیکر! جہاں تک اس تحریک التواء کا تعلق ہے انتہائی ادب کے ساتھ کہوں گا کہ یہ تحریک التوا بنتا نہیں ہے ایوان کے قاعدہ 72(ب) کے تحت یہ قابل پزیرائی نہیں ہے لیکن جناب والا! جہاں محرم دوست نے ایک اہم نقطہ اٹھایا ہے تحریک التواء کی شکل میں تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس طرح کے سرٹیفیکیٹ اگر کسی اتھارٹیے جعلی جاری کئے ہیں جو کہ جعلی ہیں تو انکے لئے ایک طریقہ کار موجود ہے کہ اُن کو چیلنج کیا جا سکتا ہے اُسی ڈسٹرکٹ کا کوئی بھی فرد یا اس صوبے کا کوئی بھی فرد متعلقہ حکام کے پاس جا کے اُاتھارٹی کو چیلنج اُس سرٹیفیکیٹ کو چیلنج کر سکتا ہے پہلے تو میری گزارش ہے کہ وہ طریقہ کار اگر اپنایا جائے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم جعلی سرٹیفکیٹوں کیلئے کوئی دفاع کر رہے ہیں یہاں پہ لیکن اگر پہلے جو طریقہ کار موجود ہے قانون میں اگر اُسکو اپنایا جائے اگر وہاں پہ کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر اسمبلی اور یہ ہم حاضر ہیں پھر محترم دوست جو فرمائیں گے ہم اُسی پہ عملدرآمد کریں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر صاحب اُنتیس سے ستائیس ٹیچرز ڈیرہ بگٹی کے ہیں انصاف اور قانون یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے اگر انہیں آپ لوگوں نے ایڈجسٹ کیے ہیں انہیں بھی ایڈجسٹ کریں وہ پرسوں آئے تھے میرے دفتر کہ ہمیں انہوں نے نوکری سے نکال دیا ہے کہ آپ لوگوں کے کسی میں جو اپائنٹمنٹ آرڈر ہے اُس میں نمبر جعلی ہیں حالانکہ انکے ڈاکومنٹس پر اتنا الزام نہیں ہے کوئی کہتا ہے کہ آپ لوگوں کے لوکل سرٹیفکیٹس جعلی ہیں میرے خیال میں اسی آرڈر کے تحت جب ساروں کو نکال دیے گئے تھے یا جو کارروائی ہوا تھا برابر اور یکساں ہوں تو ڈیرہ بگٹی والوں نے کیا گناہ کیا ہے انکا روزی مارا جائے اس طرح ہو جائے سر۔

جناب اسپیکر۔ جی! شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر یہ گزارش ہے کہ جو محترم قائد اختلاف نے باتیں کیں جناب والا اس سے ہمیں اتفاق ہے کہ اسکی تحقیقات کی جائے اگر وہ جعلی نہیں ہیں تو اُن کو انکا حق ملنا چاہئے اور اگر وہ جعلی ہیں اور جس اتھارٹی نے Issue کیے ہیں انکے خلاف کارروائی ہونی چاہئے لیکن اس میں طریقہ کار جو اس وقت موجود ہے قانون میں اُسکو اپنایا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی عبدالرحیم صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اُن کو دی ہے کہ جن کو ملازمت کرتے ہوئے پانچ سال ہوگئے ہیں اُن کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے اُس وقت جعلی ہے اب جاری کیا جائے؟ یہ تو نہیں ہونا چاہئے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ OK جی شاہ صاحب یہ جو پوائنٹ آوٹ انہوں نے کیا ہے اسکے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)۔ جناب والا! یہ بات درست ہے کہ اگر اُس وقت پانچ سال قبل اُن کو ڈومیسائل جاری نہیں کیا گیا تھا تو اب جاری ہونا نہیں چاہئے یہ تو میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر سے کہ جو طریقہ کار اس میں موجود ہے کہ کوئی بھی سر اگر میرے ڈسٹرکٹ میں کسی کو غلط لوکل سرٹیفکیٹ اشو ہوا ہے تو میرے ڈسٹرکٹ کا کوئی شخص اُس اتھارٹی کے پاس جا کے اُس کو چیلنج کر سکتا ہے ثبوت کے ساتھ کہ جناب یہ شخص یہاں کا نہیں ہے اسکا شناختی کارڈ اسکا ڈومیسائل فلانے جگہ کا ہے اور وہ دکھا کے اُن کو کینسل کروا سکتا ہے اور اس معاملے میں جس نے اُس کی تصدیق کی ہے ڈومیسائل لینے میں تائید کی ہے اُن کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ اب اُن کی یقین دہانی کے بعد تحریک التواء پر آپ زور نہ دیں۔ جی

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر۔ یہ اس میں ڈال دیں کہ جتنے بھی اپائنٹمنٹس ہیں یا جتنے ساتھیوں کے خلاف انکوائری کنڈکٹ ہوئی ہے ہے اس میں لوکل سرٹیفکیٹ بھی جعلی پروڈیوس کئے گئے ہیں اور ڈومیسائل والے جو ساتھی ہیں وہ بھی جعلی پروڈیوس کیے گئے ہیں ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیسے کہ شاہ صاحب کہتے

ہیں کہ اُنکی انکوائری کنڈکٹ ہوئی چاہئے تین انکوائریاں تو پہلے سے ہی کنڈکٹ ہوچکی ہیں اس میں ان کو موردالزام ٹھہرایا جاچکا ہے اُسکے باوجود اس پہ عملدرآمد کون کرے گا ہم نہیں کریں گے اگر ہم تحریک التواء نہیں لاتے ہیں تو وہ تو بیٹھے ہوئے ہیں جیسے کہ ڈیرہ بگٹی والوں کو آپ نے نکال دیا ہے باقیوں کو آپ نے ابھی تک کوئی نوٹس دیا ہے ہم تو کہتے ہیں کہ ساروں کو روزگار فراہم کیا جائے ہم نکالنے کے حق میں نہیں ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ پراپر طریقے سے پراپروے سے ان کو روزگار فراہم کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی شاہ زمان صاحب۔

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو لوکل اور ڈومیسائل کا جہاں تک تعلق ہے اسکے لئے ہر ضلع میں ایک کمیٹی وہاں اس علاقے کے معتبرین سرداراور وہ جو علاقے کے معززین ہیں وہ جو اپنے لوگوں کو پہچانتے ہیں یہ انکے خلاف کارروائی ہونی چاہئے جیسا کہ شاہ صاحب نے کہا کہ وہ متعلقہ محکمے کے خلاف ڈیپارٹمنٹ کے خلاف جو اسکو لوکل سرٹیفکیٹ یا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ مہیا کرتا ہے اُنکے خلاف وہ کریں کہ انکو کیسے یہاں سے لوکل یا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! میر دوست جو بتا رہے ہیں مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ جو متعلقہ ڈی سی او ہے وہ اسکو کینسل کردے سرے سے وہ سرٹیفکیٹ جعلی ہے ابھی آپ اُس ڈی سی او کو آپ آرڈر دے رہے ہیں کہ پانچ سال انہوں نے گزارے ہیں اب انکو سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے اور نوکری پہ اُن کو پوسٹ کیا جائے اور تنخواہ دی جائے یہ غلط ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو شاہ صاحب نے بھی کہا کہ یہ نہیں ہونی چاہئے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ہونا نہیں ہونے کی بات نہیں ہے انہوں نے یہ تمام کاغذات جعلی بنوائے تمام آرڈر جعلی کئے ہیں سب ثبوت ہو چکا ہے کمیٹی ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کو نام دے دیتا ہوں اگر آپ رپورٹ نگوانا چاہتے ہیں آپ منگوالیں بیشک اُن کی رپورٹ کیا ہے اُس کے بعد فیصلہ کرلیں گے۔

جناب اسپیکر۔ جی شاہ صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اس وقت آپ منظور کرلیں اسکے بعد پھر آپ وہ

کریں رپورٹ منگوالیں تین کمیٹیاں بنی ہیں اُس پر پیسے خرچ ہوئے ہیں ہمارے عوام کے جناب اسپیکر پورے صوبے میں گھوم پھر کر آئے ہیں اور اُسکے بعد انہوں نے رپورٹ دی ہے اور رپورٹ میں یہ کہا ہے کہ یہ چیزیں بوگس ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر۔ کیا کمیٹیوں کی رپورٹ ہے آپ کے پاس؟۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب والا! اگر اس سلسلے میں ایک نیا نقطہ سامنے آیا ہے کہ رپورٹ مرتب کی گئی ہے جو جعلی سرٹیفکیٹس ہیں اور لیکن اُس پہ عملدرآمد نہیں ہوا اور اُنکے خلاف کارروائی نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں جناب قائد ایوان صاحب بھی موجود ہیں اُنکے توسط سے کہ اگر اُس انکوائری رپورٹ پہ عملدرآمد نہیں ہوا تو انشاء اللہ اُس پہ ہم ایکشن لیں گے۔۔۔(ایک آواز۔مداخلت)۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) تو آپ فرما رہے ہیں کہ ایک انکوائری رپورٹ آئی ہے جس میں کہ اُن کو ۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! تین انکوائریاں ہوئی ہیں تین مرتبہ ٹیم پورے صوبے میں گھوم پھر کر آئے ہیں ٹی اے ڈی اے انہوں نے لیئے ہیں آپ کو رپورٹ گورنمنٹ کو Submit کروادیا ہے ڈیپارٹمنٹ کو اُسکے بعد حق پہنچتا ہے آپ لوگوں کو کہ اُن لوگوں کی رپورٹوں کے برخلاف آپ لوگ دوسرا فیصلہ کرلیں۔

جناب اسپیکر۔ جی شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) درست ہے یہ بات درست ہے کہ انکوائری رپورٹ آگئی ہے اُس پہ عملدرآمد نہیں ہوا ہے بات ہے Implementation کی کہ اُن کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ تو اُس سلسلے میں معزز دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ کارروائی ہوگی انشاء اللہ اور قائد ایوان بھی موجود ہیں جناب۔

جناب اسپیکر۔ تحریک التواء نمبر 55 حکومت کی طرف سے مضبوط یقین دہانی کی بنیاد پہ نمٹائی جاتی ہے جناب کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 56 پیش کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اسمبلی قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70

کے تحت فوری اہمیت کے حامل عوامی مسئلے پر تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلے پر بحث کی جائے جناب تحریک میرا یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو آف پاکستان کی 12 جنوری 2002ء کو آئنٹہ آمد کے موقع پر عوام سے خطاب کر دوران صوبہ بلوچستان کیلئے 200 گاؤں کو بجلی کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا لیکن پونے دوسال کا عرصہ گزرنے کے باوجود جنرل پرویز مشرف کے اعلان پر تا حال عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو آف پاکستان کی 12 جنوری 2002ء کوئٹہ آمد کے موقع پر عوام سے خطاب کے دوران صوبہ بلوچستان کیلئے 200 گاؤں کو بجلی کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا لیکن پونے دوسال کا عرصہ گزرنے کے باوجود جنرل پرویز مشرف کے اعلان پر تا حال عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔

جی کچکول علی صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب والا میرے یہاں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جنرل صاحب چونکہ آرہے ہیں یہاں یہ واضح کریں ہمارے پی ایم صاحب نے بھی یہ وعدہ کیا تھا کہ ایک ارب روپے میں دونگا اور ایک ارب روپے کو آپ لوگوں نے اپنے بجٹ کا حصہ بھی بنا دیا ہے اور انہوں کی آمد پر صوبائی حکومت جتنا خرچ کریگا ہمیں بھی پتہ ہے دو دن ہم حکومت میں رہے ہیں لیکن یہ وعدہ کر کے پھر اس کو نباتے نہیں ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ اس کی ابھی تک وہ جو وعدہ ہے سو گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کی وہ جوں کے توں پڑا ہے اور آج ہمیں لیٹر بھی ملے ہیں کہ وہ آنے والا ہے ہم اسے کہتے ہیں کہ مہربانی کرے جب آپ لوگ یہاں آتے ہیں اپنے مقاصد کیلئے اور یہاں جو چھوٹے موٹے اعلان کرتے ہیں یہ ایک ایمپارٹینٹ مسئلہ ہے اور آپ لوگوں سے حکومت بلوچستان نے بلکہ لسٹ مانگی ہے جناب والا کہ یہ دوسو گاؤں ہے آپ لوگ اپنی کوٹہ دیدیں اس سلسلے میں ابھی یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک مسئلہ ہے جب ہمارے حکمران آکر یہاں اعلانات کرتے ہیں اس پر عملدرآمد ہو جائے یہ اہم ایشو ہے اس وقت میں کہتا ہوں کہ تحمل جنرل مشرف پر بحث ہوا۔

شفیق احمد خان۔ جناب اسپیکر صاحب کچکول علی صاحب نے اس کو کلیئر نہیں کیا ہم سے صوبائی

گورنمنٹ نے یہ کہا کہ اپ دس دس گاؤں کو ریکمنڈ کر کے ہمیں بھیجوا دیں ہم نے اپنے دس دس گاؤں کلیئر کر کے واپڈا کو بھیجوا دیئے ہیں اس پر اسی بات پر عمل نہیں ہے کہ بھئی اپ کا پیسہ ابھی تک نہیں آیا ہے جب اپ پیسہ دیدنگے تب اس پر علمدرآمد ہوگا برائے مہربانی یہ ہے کہ یا تو اس کو پیسے پروائیڈ کرے یا پریزڈنٹ صاحب نے جو اعلان کیا ہے اس پر عملدرآمد ہو۔

جناب اسپیکر۔ جی شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ) جناب والا یہاں پے مین انتہائی ادب کے ساتھ یہ گزرش کرونگا کہ یہ بھی تحریک التواء نہیں بنتا کہ مسئلہ 12 جنوری 2002 کا ہے لیکن جو نقطہ اٹھایا گیا ہے وہ اہم نقطہ اس لئے کہ وہ بلوچستان کے ترقی سے متعلق ہے اور قائد حزب اختلاف صاحب نے یقیناً حکومتی بیچوں کو بھی اس جانب توجہ دلائی ہے تو میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ اگر وہ اپنی تحریک التواء پر زور نہ دیں اور صدر صاحب آرہے ہیں اس سلسلے میں ہماری بھی ان سے ملاقات ہوگی اور شاید ان کی بھی ان سے ملاقات ہو تو ہم یہ اس کے سامنے گوش گزار کر دینگے کہ دو سال گزرنے کے باوجود ان کے احکامات پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ان کے اس دورے پے اس میں کسی حد تک عملدرآمد ہو جائیگا یہ میری ریکویسٹ ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر ہمیں صرف اپنی مجبوری اور لاچاری پر کہ ایک تو ہمارے سارے وسائل انہوں کے پاس ہے وہ یہاں اگر تقریباً ایک ارب یا پچاس کروڑ روپے کی اعلان کرتے ہیں اور انہیں اتنا بھی احساس نہیں ہے کہ بلوچستان پاکستان کا آدھا حصہ ہے اور پسماندہ علاقہ ہے جب ہم وہ اعلان کر دینگے اس پر عملدرآمد ہو میں کہتا ہوں کہ ہمیں جرات کا مظاہرہ کرنا چاہے بلوچستان والے یہ گھنٹی ان کے گلے میں باندھے کہ آپ لوگ تو اعلانات کرتے ہیں لیکن انہوں پر عملدرآمد کیوں نہیں کرتے ہیں چھ تاریخ کو آرہا ہے میں کہتا ہوں کہ اس کو چھ تاریخ میں جناب والا منظور کر لیں۔

جناب اسپیکر۔ اتنا ہی کافی ہے آپ نے یاد دلایا شاہ صاحب بھی یاد دلائینگے میرے خیال میں آپ تحریک پر زور نہ دیں تحریک پے آپ زور نہیں دینگے مہربانی۔

جناب اسپیکر۔ سرکاری کارروائی برائے قانون سازی بلوچستان میں پراسیکیوشن سروس کے قیام

فرائض واختیارات کا مسودہ قانون مصدرہ 2003 مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2003 وزیر اعلیٰ رکن متعلقہ بلوچستان میں پراسیکیوشن سروس کے قیام کے فرائض واختیارات کا مسودہ قانون مصدرہ 2003 پیش کرے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر میں بلوچستان کے پراسیکیوشن سروس کے قیام فرائض و اختیارات کا مسودہ قانون مصدرہ 2003 پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ بلوچستان میں پراسیکیوشن سروس کے قیام فرائض واختیارات کا مسودہ قانون مصدرہ 2003 پیش ہوا۔

جناب اسپیکر۔ سرکاری قرارداد مولانا عبدالواسع سینئر وزیر اور میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی صاحب میں سے کوئی اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 5 پیش کریں۔

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی۔ جناب اسپیکر یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ پرانے شناختی کارڈوں کی منسوخی کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003 ہے جب کہ دوسری جانب سے صوبہ ایک وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے مزید یہ کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی سہولت صوبہ کے دور دراز علاقوں میں ناپید ہے لہذا مذکورہ عوامل کے روشنی میں عوامی مفاد کے پیش نظر نئے شناختی کارڈ کیلئے مقرر کردہ آخری تاریخ 31 دسمبر 2003 میں دسمبر 2005 تک توسیع کی جائے توسیع کے علاوہ پاسپورٹ کے اجراء اور تصدیق کیلئے بھی پرانے شناختی کارڈوں کو کارآمد بنانے کا سابقہ طریقہ بحال کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ چونکہ پرانے شناختی کارڈوں کی منسوخی کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003 ہے جب کہ دوسری جانب سے صوبہ ایک وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے مزید یہ کہ کمپیوٹرائز شناختی کارڈ کی سہولت صوبہ کے دور دراز علاقوں میں ناپید ہے لہذا مذکورہ عوامل کے روشنی مین عوامی مفاد کے پیش نظر نئے شناختی کارڈ کے لئے مقرر کردہ آخری تاریخ 31 دسمبر 2003 میں دسمبر 2005 تک توسیع کی جائے توسیع کے علاوہ پاسپورٹ کے اجراء اور تصدیق کیلئے بھی پرانے شناختی کارڈوں کو کار آمد بنانے کا سابقہ طریقہ بحال کیا جائے۔ جی حبیب الرحمٰن صاحب اس کی

Admissibility پر کچھ بولینگے۔

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی۔ جناب اسپیکر وفاقی حکومت نے پرانے شناختی کارڈوں کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003 مقرر کی ہے اس سلسلے میں ہمارے کچھ تحفضات ہے چونکہ صوبہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے تقریباً ان کا ادھا حصہ بنتا ہے اور آبادی بہت دور دراز علاقوں پر مقیم ہے اور تعلیم تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے جہاں نادرا والوں کا آسانی سے پہنچنا بہت مشکل ہوگا ان علاقوں تک پہنچنے کیلیے نادرا والوں کو بہت زیادہ ٹائم چاہئے جس پر یقیناً کئی سال لگ سکتے ہیں جب کہ جو لوگ شہروں میں مقیم ہیں جنہوں نے ایک سال پہلے فارم جمع کیا تھا ابھی تک ان کو شناختی کارڈ مل سکا ہے ابھی کچھ دن پہلے وفاقی وزارت داخلہ نے پرانے شناختی کارڈ میں پاسپورٹ کے اجراء کو روک دیا ہے اس سے بلوچستان کے لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے بلوچستان کے لوگ بڑی تعداد میں میڈلیسٹ میں عرب ریاستوں میں روزگار کے سلسلے میں وہاں پر مقیم ہے ابھی ان کو اپنا پاسپورٹ تجدید کرانے کیلیئے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جناب اسپیکر لہذا پاسپورٹ کے اجراء جو پرانے شناختی کارڈ ہے جس کو روک دیا گیا ہے ابھی تک اس کو رائج کیا جائے جو پہلے ہوتا رہا ہے اور پرانے شناختی کارڈ کے آخری تاریخ کو 2005 تک توسیع کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے وہ اپنے ہاتھ اٹھائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7 اکتوبر 2003 صبح دس بجے تک کیلیئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کی کارروائی بارہ بجکر پچپن منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔